سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

جمعرات،21۔مارچ2024

(یوم الخمیس،10۔رمضان المبارک1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی:پانچواں اجلاس

جلد5:شمارہ 2

107

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعرات، 21-مارچ 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث"

109

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعرات، 21-مارچ 2024

(یوم الخمیس، 10-رمضان المبارک 1445 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر جناب ظہیر اقبال منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَ اَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى (40) فَاِنَّ الۡجَنَّةَ
هِىَ الۡمَاۡوٰى (41) يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰهَا (42) فِيۡمَ
اَنۡتَ مِنۡ ذِكۡرٰٮهَا (43) اِلٰى رَبِّكَ مُنۡتَهٰٮهَا (44) اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ
يَّخۡشٰٮهَا (45) كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰٮهَا (46)

سورۃ النّٰزعٰت (آیات نمبر 40 تا 46)

اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا اور نفس کو بے جا خواہشوں سے روکتا رہا (40) تو اُس کا ٹھکانہ بہشت ہی ہے (41) اے پیغمبر ﷺ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کب ہے (42) سو تم اُس کے ذکر کی طرف سے کس فکر میں ہو (43) اُس کا منتہا یعنی واقع ہونے کا وقت تمہارے پروردگار ہی کو معلوم ہے (44) جو شخص اس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اُسی کو ڈر سنانے والے ہو (45) جب وہ اُس کو دیکھیں گے تو ایسا خیال کریں کہ گویا دُنیا میں صرف ایک شام یا ایک صبح رہے تھے (46)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ نعمان علی غوری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

الہام جامہ ہے تیرا — قرآں عمامہ ہے تیرا
منبر تیرا عرشِ بریں — یا رحمت اللعالمین
آئینہء رحمت بدن — سانسیں چراغِ علم و فن
قربِ الٰہی تیرا گھر — الفقر و فخری تیرا دھن
خوشبو تیری جوئے کرم — آنکھیں تیری بابِ حرم
نُورِ ازل تیری جبیں — یا رحمت اللعالمین
پھر گدڑیوں کو لعل دے — جاں پتھروں میں ڈال دے
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم — ماضی سا ہم کو حال دے
دعویٰ ہے تیری چاہ کا — اس اُمتِ گمراہ کا
تیرے سوا کوئی نہیں — یا رحمت اللعالمین

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Please ایک سیکنڈ آپ حضرات تشریف رکھیں میں آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دوں گا۔ آج discussion on Annual Budget 2023-24 ہے لہٰذا Now, we take up the Annual Budget 2023-24.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا، آپ صرف دو منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں بحث شروع ہونے سے پہلے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے صرف 30 سیکنڈ کا وقت دے دیجئے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 2023-24 پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! please آپ تشریف رکھیں، میں آپ حضرات کو بات کرنے کا پورا موقع دوں گا۔ آج سالانہ بجٹ 2023-24 پر عام بحث کا آغاز ہو گا، یہ بحث مورخہ 26-مارچ 2024 تک جاری رہے گی اور میری کوشش ہو گی کہ ہر معزز رکن کو بات کرنے کا موقع ملے تاہم اراکین سے گزارش ہے کہ کم سے کم وقت میں اپنی بات مکمل کر لیں جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اپنے نام بحث کے لئے نہیں بھجوا سکے وہ اب اپنے نام تاریخ کے ساتھ سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! مجھے صرف ایک سیکنڈ دے دیں۔ میں اب جناب احمد خان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔ جی، احمد خان صاحب! آپ اپنی بات کریں اور رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آفتاب صاحب!

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں اور اس طرح cross talk نہ کریں۔ آپ ابھی تشریف رکھیں اور اپنی باری پر بات کیجئے گا۔ (شور و غل)

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں اور cross talk نہ کریں۔ آپ ہاؤس کو چلنے دیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بہت honorable ہیں، آپ please تشریف رکھیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔

(اس مرحلہ پر حکومتی اور اپوزیشن ممبران نے ایک دوسرے کے خلاف مسلسل نعرے بازی کی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں میری بات سنیں میرے لئے دونوں اطراف کے ممبران بہت ہی قابل احترام ہیں۔ جی، احمد خان صاحب! (شور و غل)

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات کا آغاز مینڈیٹ سے شروع کروں گا لیکن اس سے پہلے آپ House in order کروائیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آج بجٹ پر عام بحث ہے اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہو گی تو آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دیا جائے گا لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ Please order in the House.

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! please آپ بھی تشریف رکھیں۔ Please order in the House. آج بجٹ پر general discussion ہے، آپ حضرات یہ کیا کر رہے ہیں اور یہ آپ کیا message دے رہے ہیں؟ please آپ تشریف رکھیں۔ آج بجٹ پر عام بحث ہے لہذا میں احمد خان صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ بحث کا آغاز کریں۔ جی، خان صاحب!

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں. Be patient please.

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! مجھے کچھ بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ارشد صاحب! Please آپ ملک وحید صاحب کو بٹھائیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب سپیکر!۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں بحث شروع ہونے سے پہلے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے صرف 30 سیکنڈ کا وقت دے دیجئے۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! میری بات سنیں، please یہ Chair آپ کو order دیتی ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ آپ کی پارٹی کی طرف سے احمد خان صاحب کا نام دیا گیا ہے لہٰذا آپ ان کو بات کرنے دیں۔ No cross talk.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! آپ رولنگ دے دیں کہ کیا اس تصویر کے ساتھ ایوان میں تقریر ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میری گزارش ہے کہ House should be in order آپ نے دیکھا ہے کہ فاضل وزیر صاحب ایوان میں تشریف لے آئے ہیں جناب سپیکر ملک احمد خان صاحب کی رولنگ ہے کہ The Finance Secretary should be present in person لیکن یہاں کوئی سیکشن آفیسر بھیج دیا جاتا ہے This is the seriousness میری دوسری یہ بات ہے کہ اگر یہ ہمارے قائد حزب اختلاف کی کسی چیز کو interrupt کریں گے تو we will not allow you to run this House and this is very clear.

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! ہم آپ سے رولنگ مانگ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک وحید صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ ملک وحید صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ House in order رکھیں۔ No cross talk.

جناب شہباز احمد: ہمارے لیڈر نے تو ہر پاکستانی کو صحت کارڈ کی مد میں دس دس لاکھ روپے دیئے خواتین کو چودہ چودہ ہزار روپے ماہانہ دیئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں- House in order رکھیں۔ Please no cross talk ملک وحید صاحب، رانا شہباز صاحب پلیز آپ ہاؤس کے decorum کا دھیان رکھیں۔ Please be seated.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! آپ رولنگ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سن لیں دیکھیں ان کی جماعت نے احمد خان صاحب کو بطور قائد حزب اختلاف نامزد کیا ہے۔ آپ انہیں بات کرنے دیں، آپ ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں پلیز آپ تشریف رکھیں اور آپ نے جو بھی بات کرنا ہو گی اپنی باری پر کریں۔ آپ اس ہاؤس کے بڑے معزز رکن ہیں آپ کو پورا موقع دیا جائے گا آپ نے جو بھی بات کرنی ہو گی اس وقت کریں لیکن ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں اور احمد خان صاحب کو بات کرنے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے نعرے بازی)

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ارشد صاحب! ملک وحید صاحب کو بٹھائیں۔ ملک وحید صاحب! آپ اپنی باری پر بات کیجئے گا۔ پلیز معزز اراکین اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ آج بجٹ پر عام بحث ہے۔ رانا شہباز صاحب! آج بجٹ پر عام بحث ہے پلیز آپ تشریف رکھیں be humble محترمہ آپ بھی تشریف رکھیں Order in the House. No cross talk ملک وحید صاحب! اس طرح نہیں آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک وحید صاحب! اس طرح نہیں، پلیز تشریف رکھیں۔ دیکھیں آج بجٹ پر عام بحث ہے۔ ملک صاحب! جب میں آپ کو floor دوں گا تو اس وقت اپنا موقف بیان کیجئے گا۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ آپ ہاؤس کا ماحول خراب کر رہے ہیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! ہم بیٹھ جاتے ہیں لیکن آپ اپنی رولنگ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ہاؤس کا ماحول خراب کر رہے ہیں پلیز تشریف رکھیں۔ Order in the House تمام معزز اراکین اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں Order in the House. No cross talk No cross talk

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں صرف تیس سیکنڈ بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آج بجٹ پر عام بحث ہے لہٰذا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز آپ تشریف رکھیں۔ ملک وحید صاحب! آپ کو Chair آرڈر کر رہی ہے پلیز تشریف رکھیں۔ ملک وحید صاحب! آپ بڑے honorable member ہیں آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کیا message دے رہے ہیں؟

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک وحید صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ رانا شہباز صاحب آپ بھی بیٹھیں۔ جی احمد خان صاحب! آپ بات کریں۔ اب ادھر سے کوئی آواز نہیں آنی چاہئے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز آپ تشریف رکھیں۔ اب ادھر سے کوئی آواز نہیں آنی چاہئے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! ہم تصحیح چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ آپ کو پورا موقع دیا جائے گا آپ جو بات کرنا چاہیں گے کرنا لیکن ابھی آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو Chair آرڈر کرتی ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں اب ادھر سے کوئی cross talk نہیں ہو گی اور خاموشی سے قائد حزب اختلاف کی بات سنیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! آپ رولنگ دیں یا پھر میں احتجاجاً ایوان سے باہر چلا جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں، یہ کوئی اچھا message نہیں جا رہا کہ گورنمنٹ احتجاج کرے اور ایوان سے باہر چلی جائے۔ ملک ارشد صاحب! ملک وحید صاحب کو بٹھائیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اقتدار ایوان سے باہر جانے لگے)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پہلی دفعہ ایسا ہو رہا ہے کہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو رہا ہے اور حکومت ایوان سے بھاگ رہی ہے۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

MR. DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned for 10 minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر دوپہر 12 بج کر 12 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جناب احمد خان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ پر بحث کا آغاز کریں۔

جناب احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین O

جناب سپیکر! بجٹ تقریر شروع کرنے سے پہلے میں یہ بات ضرور کروں گا کہ یہاں پر تھوڑی دیر پہلے جو بدمزگی ہوئی ہے ہم نے ایک دوسرے کو چور اور ڈاکو کہتے ہوئے اپنا وقت ضائع کر دیا ہے۔ ہمارا لیڈر عمران خان ہے اور ہم اگر اِدھر ہیں تو جناب عمران خان کی وجہ سے ہیں۔ میں حزب اقتدار کے اپنے دوستوں سے یہ عرض کروں گا کہ محترمہ مریم نواز نے پہلے دن ہی اپنے والد میاں محمد نواز شریف کی تصویر یہاں رکھی تھی اور ہمارے وزیر خزانہ نے دو دن پہلے جب بجٹ تقریر پیش کی تو انہوں نے بھی اپنے سامنے میاں محمد نواز شریف کی تصویر رکھی ہوئی تھی لیکن ہم نے اُس پر کوئی بات نہیں کی۔ اگر ہمارے لیڈر پر اس قسم کا کوئی attack ہوا تو یہاں پر ہم کسی کو تقریر نہیں کرنے دیں گے اور نہ ہی یہاں پر ہم کوئی business ہونے دیں گے۔ یہ unprecedented ہے کہ بجٹ آپ کا ہے کیونکہ آپ حکومتی پارٹی ہیں اور بجٹ کے اجلاس کا boycott بھی آپ ہی کر رہے ہیں۔ یہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! حزب اقتدار کے senior members یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ کافی دفعہ MPAs بن کر آئے ہیں تو یہ اپنے نئے اراکین کو rules بتائیں کہ بجٹ اجلاس کا تعلق حکومتی پارٹی سے ہوتا ہے۔ اگر کسی کو جناب عمران خان کی تصویر سے تکلیف ہے تو یہ تکلیف تو پھر

ہو گی۔ آپ اپنے لیڈرز کی تصویریں لگائیں یا اپنے لیڈرز کے banners لگائیں یہ بالکل ٹھیک ہے اور ہم اُس پر اعتراض بھی نہیں کریں گے۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اپنے دوست کو correct کرنا چاہوں گا کہ حکومت کی طرف سے کسی اجلاس کا کوئی boycott نہیں ہوا۔ اگر یہ غلط بات کریں گے تو ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کو correct کریں کیونکہ یہ ہمارے محترم ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بلال یٰسین اور جناب محمد ارشد ملک سے میں کہوں گا کہ وہ جا کر اپنے ساتھیوں کو ایوان میں واپس لے آئیں۔

(اس مرحلے پر بحکم جناب ڈپٹی سپیکر جناب بلال یٰسین اور جناب محمد ارشد ملک حزب اقتدار کے معزز اراکین کو واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں بجٹ پر اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنے محترم وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے پہلے دو صفحوں کے حوالے سے ضرور بات کروں گا جس میں وزیر خزانہ نے پنجاب حکومت اور اپنی پارٹی کے بارے میں کچھ لکھا ہے۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں 8۔ فروری کو عوام کا mandate ملا ہے۔ میں یہاں پر یہ correction کروں گا کہ یہ عوام کا mandate نہیں تھا بلکہ یہ form 47 کا mandate تھا لہٰذا اس کو آپ عوام کا mandate نہیں کہہ سکتے۔ ہمارے ساتھ pre-poll rigging سے لے کر 8۔ فروری کی رات 12 بجے کے بعد جو ظلم شروع ہوا اُس کے نتیجے اور form 47 کے نتیجے میں یہاں پر یہ گورنمنٹ بیٹھ گئی ہے۔ یہ الیکشن اگر transparent ہوتا تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آج پنجاب اسمبلی میں پاکستان تحریک انصاف کی دو تہائی اکثریت ہوتی۔ ہمارے proposers/ seconders کو اغواء کیا گیا، ROs نے ہمارے ساتھ زیادتیاں کیں اور یہ الیکشن basically ROs کا تھا اور ROs کا یہ الیکشن رات 12 بجے کے بعد شروع ہوا تو میں ایک یہ بات clear کر دوں کہ یہ form 45 کی نہیں بلکہ form 47 کی گورنمنٹ ہے۔ عوام نے 8۔ فروری کو جس طریقے سے بدلہ لیا ہے آج اس کا نتیجہ ہے کہ آج پورا ملک جناب عمران خان کی آواز بنا ہوا ہے۔

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے

باغ تو سارا جانے ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! So called نگران حکومت نے جو بجٹ بنایا تھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت اُس so called نگران حکومت کے بجٹ کو cover دے رہی ہے اور وہ نگران حکومت 9 مہینے چلی۔ یہ 4480۔ ارب روپے کا بجٹ ہے اور ہمارے senior member رانا آفتاب احمد خان صاحب بھی بیٹھے ہیں میں نے ان سے بھی مشورہ کیا ہے تو میں اپنا احتجاج on record لانا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے ہماری سیٹیں چھینیں، اُس کے بعد ہماری reserve seats چھینی گئیں اور یہ سب کچھ bulldoze کیا گیا۔ میں آپ کی توجہ آئین کے آرٹیکل 125 کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس کے تحت موجودہ حکومت، نگران حکومت کا صرف 4 ماہ کا بجٹ پاس کر سکتی ہے لیکن اس سے زیادہ عرصے کا بجٹ موجودہ حکومت پاس نہیں کر سکتی تو یہ ایک اور illegal کام ہونے جا رہا ہے۔ یہ اُن illegal کاموں کا تسلسل ہے جو آج سے 9 مہینے پہلے شروع ہوئے تو میں اس میں یہ بھی عرض کروں گا کہ آئین کے آرٹیکل 224 کے تحت پابندی ہے کہ اسمبلی تحلیل ہونے کے بعد ہمیں 90 دنوں میں الیکشن کروانا ہے۔ پنجاب اسمبلی 12۔ جنوری 2023 کو تحلیل ہوئی تھی تو کیا الیکشن 3 مہینے میں ہوئے؟ یہ ان کے illegal کاموں کا تسلسل ہے اور یہ اُسی کی طرف جا رہے ہیں تو میں یہ بات record پر لانا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت آئین شکنی کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ الیکشن کمیشن اور نگران حکومت نے آئین کو توڑا ہے تو ان پر آرٹیکل 6 لگنا چاہئے تھا لیکن یہ اسمبلی تو اُنہیں legal cover دینے جا رہی ہے تو یہ ہمارا احتجاج on record آ گیا۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اقتدار ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! 4480۔ ارب روپے کے بجٹ کے حوالے سے میں سب سے پہلے تعلیم پر آؤں گا تعلیم کے لئے کل بجٹ 595۔ ارب روپے کا ہے۔ اس میں آپ صرف یہ دیکھیں کہ الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔ 595۔ ارب روپے میں سے صرف 57۔ ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ رکھا گیا ہے۔ انہوں نے Non Development Budget کل 595۔ ارب کا دے دیا ہے اور صرف

57-ارب روپے جو کل بجٹ کا 1.25 فیصد بنتا ہے۔ مجھے یہ بتا دیں کہ ان کی کتنی دلچسپی تعلیم سے ہے۔ میں پورے پنجاب کے متعلق تو آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے لاہور کے متعلق عرض کروں گا کہ جہاں سے ہمارے معزز وزیر ممبر صوبائی اسمبلی بھی منتخب ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! لاہور میں 1600 سکول ہیں۔ کیا یہ 57-ارب روپے لاہور کے سکولوں کے لئے بھی پورے ہوں گے۔ اس حوالے سے وزیر موصوف ایوان میں بتا دیں۔ اس وقت یہ پوزیشن ہے کہ پرائمری سکول جو ہماری بنیادی اکائی ہے۔ کیا ہم نے پورے پنجاب میں اساتذہ کی کمی پوری کر دی ہے۔ اس وقت پنجاب کا جو remote area ہے وہاں پر ہمارے سکول دس دس یا بارہ بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔

جناب سپیکر! میں تعلیم اور صحت میں پنجاب کو تین حصوں میں تقسیم کروں گا۔ اس میں نارتھ، سنٹرل اور ساؤتھ پنجاب ہے۔ نارتھ پنجاب میں زیادہ علاقہ پہاڑی علاقہ ہے۔ ہماری بچیاں وہاں پر پہنچتے پہنچتے سولہ سترہ سال کی ہو جاتی ہیں۔ اس وقت وہاں کی صورتحال یہ ہے کہ ایک یونین کونسل کے لئے نہیں بلکہ تین تین یونین کونسلوں میں ایک ہائی سکول ہے اور دس سے بارہ کلومیٹر پر ایک ایک ہائی سکول ہے۔ کیا آپ 57-ارب روپے سے یہ کام کر لیں گے۔

جناب سپیکر! یہ 1985 سے آ رہے ہیں۔ یہ آج نہیں آئے بلکہ 1985 سے آ رہے ہیں۔ یہ مجھے بتائیں کہ پچھلے 9 ماہ سے ان کی حکومت ہے تو انہوں نے یہ جو 57-ارب روپیہ رکھا ہے تو یہ تعلیم کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ یہ تعلیم دوست بجٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے دانش سکول کے لئے 1-ارب روپیہ رکھا ہے۔ اب میں آپ کو دانش سکول کی category بتاتا ہوں۔ انہوں نے دانش سکول بنایا۔ اس کے بعد gradually انہوں نے دانش سکول کی ترجیحات تبدیل کر دیں۔ سب سے پہلے وہاں ایسا ہوتا تھا کہ مفت تعلیم ہوتی تھی اور ایک percentage ہوتی تھی۔ یہ نظام صرف چھ ماہ یا ایک سال چلا۔ اب یہ ہو رہا ہے کہ وہاں پر غریب آدمی داخلہ ہی نہیں لے سکتا۔ وہاں سب سے پہلے ڈپٹی کمشنر allow کرتا ہے۔ اس کے بعد ان کو تین ماہ کی ہاسٹل فیس ایڈوانس ادا کرنا پڑتی ہے۔ میرے خیال میں جو یکساں نصاب تعلیم تھا جو ہمارے لیڈر اور ہماری جماعت نے نافذ کیا تھا۔ یہ صرف اس کے بارے میں ان کا بغض ہے کہ یہ اس کو ختم کرنے جا رہے ہیں otherwise دانش سکول کی اب ضرورت نہیں

ہے۔ میری وزیر موصوف کو یہ تجویز ہے کہ یہ 57۔ارب روپیہ اور دانش سکول کا ایک ارب روپیہ جو قلیل رقم ہے یہ بھی ہمارے سکولوں پر لگائیں اور ہمارے remote area کے سکولوں پر لگائیں۔ جہاں دو دو اور تین تین گاؤں کی بچیاں پرائمری سکولوں میں نہیں جاسکتیں کیونکہ وہاں پر پرائمری سکول نہیں ہیں۔ اس وقت تعلیم کی صورتحال یہ ہے کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ لاہور کا پڑھنے والا بچہ رحیم یار خان یا بہاولپور یا میانوالی کے پڑھنے والے بچوں کے برابر ہے اور کیا ان کی ذہنی استعداد برابر ہوگی۔ اس کا جواب نہیں ہے کیونکہ ریاست ان کو ان کا fundamental right ہی نہیں دے رہی۔ ان کو بنیادی حقوق ہی نہیں دے رہی۔ ان کے پاس کوئی excuse نہیں ہے۔ یہ، یہ نہ سمجھیں کہ ان کے پاس excuse ہے کہ ہم کل آئے ہیں۔ یہ 1985 سے آرہے ہیں۔ آپ دیکھیں 1985 سے ان کی حکومتیں آرہی ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں تو تین سال ملے اور ہمارے اوپر coup ہوا۔ اس کے بعد government takeover ہوگئی اور imported government آگئی۔ ہماری ان تین سالوں کی جو کارکردگی ہے وہ پورے پنجاب اور پاکستان کے سامنے ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ہم جیسے ترقی پذیر ممالک کو جو تعلیم کے حوالے سے پہلے ہی بہت پیچھے ہیں۔ میں اپنے منسٹر صاحب کو یہ ضرور عرض کروں گا کہ کم از کم موجودہ بجٹ کا Non Development Budget نکال کر دیکھیں کیونکہ یہ لفظوں کا ہیر پھر ہے۔ یہ بجٹ bureaucratic language میں بنایا گیا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ Non Development Budget میں سے رقم نکال کر شعبہ تعلیم کو دینی چاہئے اور Development Budget میں کم از کم 20 فیصد تعلیم کے لئے ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہ ایک مذاق ہے کہ 57۔ارب روپیہ آپ بارہ کروڑ عوام کے لئے رکھ رہے ہیں۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ پنجاب کی عوام کی اس سے زیادہ بے عزتی نہیں ہوسکتی۔ یہ ایک بہت بڑا disaster ہے کہ آپ تعلیم کے لئے 57۔ارب روپیہ رکھیں۔

جناب سپیکر! اب میں صحت کے حوالے سے بات کروں گا۔ میں شعبہ صحت کے حوالے سے حکومت کی ترجیحات دیکھ کر بڑا حیران ہو رہا ہوں۔ میرے خیال میں وزیر موصوف کو تو لکھی لکھائی تقریر ملی ہے جسے انہوں نے پڑھ دیا ہے۔ ان کی شعبہ صحت کے حوالے سے کیا

دلچسپی ہے کہ پنجاب کے 36۔اضلاع ہیں، more than 97 تحصیلیں ہیں اور پانچ ہزار سے اوپر یونین کونسلیں ہیں۔ ہمارے تقریباً چار ہزار BHUs ہیں۔ یہ بنیادی اصول ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک BHU ہونا چاہئے۔ کیا یہ confirm ہے کہ ہر یونین کونسل میں BHU ہے؟ میرے پاس confirm ہے کہ ہر یونین کونسل میں BHU نہیں ہے۔ انہوں نے شعبہ صحت کے لئے 115۔ارب روپے مختص کئے ہیں جو کہ ایک مذاق سے کم نہیں ہے۔ یہ فی کس 958 روپے بنتے ہیں جو ہم صحت کے لئے ایک فرد کو دے رہے ہیں۔ آپ دل پر ہاتھ رکھیں کہ اس سے دو بوتلیں سیرپ کی بھی نہیں آتیں۔ 958 روپے سے کیا آتا ہے۔ ہمارے منسٹر صاحب کو یہ تقریر پتا نہیں کس نے لکھ کر دے دی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب میں چار ہزار سے زائد BHUs، almost 36 DHQs، 100 کے قریب THQs اور RHCs ان کے علاوہ ہیں۔ آپ مجھے ذرا تقسیم کر کے بتائیں کہ 115۔ارب روپیہ یہ کیسے تقسیم کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ نے صحت کی سہولت، تعلیم کی سہولت اور روزگار کی سہولت صرف لاہور میں رکھنی ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ گزارہ ہو جائے گا۔ صوبہ پنجاب میں صحت کے شعبہ کے لئے 115۔ارب روپے میں کیا ہوگا۔ انہوں نے کینسر ہسپتال کا اعلان کیا ہے۔ آپ ان کی پھرتیاں دیکھیں کہ اس ہسپتال کا منصوبہ 30۔ارب روپے کا ہے اور اس کے لئے 50 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ percentage کے حساب سے 1.56 بنتا ہے۔ میرے خیال میں موجودہ حکومت کو آئندہ دس سال تک یہ ہسپتال بنانے کا خیال نہیں ہے ہمارے لیڈر عمران خان نے تین کینسر ہسپتال پشاور، کراچی اور لاہور میں بنائے ہیں۔ یہ صرف اس کو counter کر رہے ہیں اور میں لکھ کر دیتا ہوں کہ دس سال میں یہ ہسپتال نہیں بنے گا۔ ان کی سنجیدگی تو یہ ہے کہ اس ہسپتال کے لئے 30۔ارب روپے میں سے 50 کروڑ روپے رکھ رہے ہیں تو آپ اس کو کیسے بنائیں گے؟ کیا آپ کو یقین ہے کہ اگلے پانچ سات سالوں میں کوئی کینسر کا مریض نہیں ہوگا۔ کینسر کے مریضوں کا شوکت خانم ہسپتال میں علاج ہو رہا ہے اور یہ ہسپتال ہی dominate کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں Air Ambulance کی بات کروں گا کیا بات ہے بہت پیسا ہے۔ انہوں نے 44 کروڑ Air Ambulance کے لئے رکھے ہیں۔ مجھے اتنا بتا دیں کہ کیا ہر RHC,DHQ میں انہوں نے Ambulances پوری کی ہوئی ہیں۔ یہ cosmetics budget ہے اس کو میں genuine عوام کا بجٹ نہیں کہوں گا۔ انہوں نے یہ کیا ہے کہ Air Ambulance کا نام بہت پر کشش ہے اس لئے Air Ambulance کا اعلان کر دیا ہے۔ اب ہر غریب آدمی یہ سمجھنے لگ جائے کہ مجھے اگر کوئی تکلیف ہوئی تو مجھے لینے کے لئے Air Ambulance آجائے گی۔

جناب سپیکر! کیا یہ ممکن ہے؟ 1985 سے عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ ابھی بھی وہ ہی دھوکا دہی کا کام کیا جا رہا ہے۔ اس وقت عوام اندھیروں سے نکل چکی ہے۔ 8۔ فروری کو عوام نے عمران خان کو مینڈیٹ دے دیا ہے۔ یہ تو سب 47 والے بیٹھے ہیں ان کو کس چیز کی پرواہ ہے۔ یہ تو feasible ہی نہیں ہے۔ یہ مجھے feasible کر کے دکھا دیں۔ یہ عوام کو کیوں دھوکا دیتے ہیں۔ عوام کو کیا ہر وقت ٹرک کی بتی کے پیچھے لگائے رکھنا ہے۔ ایک اور question میں کروں گا مجھے یہ بتائیں Air Ambulance کے لئے helipad کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے کوئی provision دی ہے کون کون سے ہسپتال، THQ اور RHC انہوں نے select کئے ہیں اور کون کون سے districts اور Tehsils انہوں نے select کئے ہیں جہاں پر یہ helipad بنائیں گے اور Air Ambulance کی سہولت فراہم کریں گے۔ خدا کا نام لیں یہ مذاق چھوڑیں یہ صوبہ پنجاب کے ساتھ مذاق ہے۔ آپ 44 کروڑ روپے لا کر ایک head بنا دیا ہے اب اس head کو آگے بڑھاتے جائیں گے۔ میں تو یہ سمجھوں گا کہ یہ پنجاب کے ساتھ ایک بہت بڑا فراڈ ہے۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk please, Leader of Opposition ملک ارشد صاحب بات کر رہے ہیں۔ Please order in the House

جناب احمد خان: جناب سپیکر! Health Insurance میں 45۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں اب میں ان کو کیا کہوں صدقے جاؤں ان کی پھرتیوں پر یہ صرف 375 روپے فی کس بنتے ہیں۔ یہ انہوں نے کیوں رکھے ہیں۔ اس میں صرف ایک ہی حل ہے۔ عمران خان صاحب کا صحت کارڈ جو اس وقت پورے پنجاب کی ضرورت ہے اور اس کو بحال کرنا چاہئے۔ یہ 12 کروڑ عوام کی

demand ہے صحت کارڈ کے تحت ہر کسی کو 10 لاکھ روپے تک کی علاج کی سہولت مہیا تھی۔ جس سے کسی کو کسی کے در پر نہیں جانا پڑتا تھا۔ کورونا میں پوری دنیا نے عمران خان کی policy کو مانا ہے۔ ہر کسی کے account میں پیسے جاتے تھے۔ اس وقت یہ جو 45۔ارب روپے رکھے ہیں جو 375 روپے فی کس بنتے ہے۔ یہ عوام کے ساتھ مذاق ہے اس کے comparative دیکھیں تو عمران خان نے جب 10 لاکھ روپے تک صحت کارڈ کا اعلان کیا تھا تو کسی کو کسی کے پاس نہیں جانا پڑتا تھا۔ میری اور ہماری opposition کے ہر رکن کی اور پورے پنجاب کی عوام کا یہ مطالبہ ہے کہ عمران خان کے اجراء کردہ صحت کارڈ کو بحال کیا جائے۔ پنجاب کی آبادی میں خواتین کا 55 فیصد ہے لیکن مجھے اس بجٹ میں خواتین کے لئے کچھ نظر نہیں آرہا ہے۔ انہوں نے working women کے لئے 1۔ارب لاگت سے Daycare center بنانے کا اعلان کیا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ ہماری Labour class کیا ہے۔ working women اور ہے اور labour class اور ہے۔ Labour class کے لئے انہوں نے بجٹ میں کیا رکھا ہے۔ working women کو کوئی نہ کوئی facilitation ہوتی ہے۔ اس وقت ہماری جو labour class ہے جن کے پاس اپنی کوئی چھت نہیں ہے۔ سارا دن عورتیں مزدوری کرتی ہیں۔ عمران خان نے جو پناہ گاہیں بنائی تھیں یہ پناہ گاہیں انسان کا جو fundamental right ہے اس کو بحال کرتی تھی۔ آپ کے اندر جو ایک احساس ہوتا ہے کہ آپ کی عزت نفس مجروح نہ ہو اس میں ہمارا health card اور پناہ گاہ آتی تھی۔ اپنے وزیر موصوف سے یہ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ نے labour class کے لئے بجٹ میں کیا کیا ہے۔ اس پورے بجٹ میں ایک روپے بھی labour class کے لئے نہیں رکھا گیا working women کے لئے 1۔ارب روپے رکھا ہے۔ اچھی بات ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ کو parallelly اس labour class کے لئے بھی سوچنا چاہئے جن کے پاس جناب شام کا کھانا بھی نہیں ہوتا اگر ان کی دہاڑی نہ لگے اگر وہ کسی گھر میں کام نہ کرے تو شام کو ان کے بچے بھوک سے مر جاتے ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کے ہماری 55 فیصد آبادی کے ساتھ مذاق ہے۔ پنجاب کی total اقلیت اس وقت 45 لاکھ کے around about آبادی بنتی ہے۔ ان کی سنجیدگی یہ ہے کہ ان کی development کے لئے 1۔ارب 40 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ مجھ یہ بتائیں اگر ان کو فی کس پر تقسیم کریں تو 330 روپے بنتے ہیں۔ پاکستان بنانے میں ہماری اقلیتوں کا

بہت بڑا ہاتھ ہے اور اس وقت اقلیتوں کو جتنی آزادی پاکستان میں حاصل ہے شاید دنیا کے کسی مسلمان ملک میں اتنی آزادی نہیں ہے۔ میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اس حوالے سے "کچھ شرم ہی کر لیں کچھ حیا ہی کر لیں" اور اقلیتوں کے بارے میں کچھ سنجیدگی سے غور کریں کیونکہ 1۔ ارب 40 کروڑ روپے اقلیتوں کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! ان کی ڈویلپمنٹ کی تفصیل میں نے پڑھی ہے تو ان کے لئے رکھے گئے یہ پیسے lapse ہو جاتے ہیں۔ میں نے 2017 میں بھی انہیں کہا تھا اور اُس وقت بھی 56 فیصد almost ان کے پیسے lapse ہو گئے تھے اور اب بھی اِنہوں نے اُنہیں نہیں دینے بلکہ اِنہوں نے head بنائے ہوئے ہیں اور اِس head میں اُن کے پیسے پڑے ہوں گے۔ وہ پیسے ہمارے معزز اراکین کی صوابدید پر نہیں ہوں گے بلکہ وہ پیسے اِن کی وزیر اعلیٰ کی صوابدید پر ہوں گے جو so-called Chief Minister ہیں اور فارم 47 کی پیداوار ہیں تو یہ اِن کی صوابدید پر ہوں گے۔ اِنہوں نے یہ کرنا ہے کہ کسی بھی میٹرو، جو 6 نئی میٹرو سکیمیں شروع کر رہے ہیں تو یہ پیسے اُس head میں چلے جائیں گے کیونکہ پہلے بھی ایسا کئی بار ہو چکا ہے۔ آپ کے area کے اور ہمارے area کے remote areas کے پیسے ہمیشہ اِن head سے اُٹھا کر اِدھر لگائے ہیں اور مجھے پتا ہے کہ پھر وہی ڈرامہ ہونا ہے۔ میں بھی اِدھر کا ہوں، آپ بھی اِدھر ہی ہیں اور کل کو اِس چیز کا پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اب اِس آبادی کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ جس آبادی نے اِس ملک کی نمائندگی کی ہے اور اس نے بتا دیا ہے کہ یہ ملک نوجوانوں کا ہے، یہ ملک نئی نسل کا ہے اور وہ لوگ عمران خان کے گرویدہ ہیں کیونکہ ان کا لیڈر عمران خان ہے۔ آپ دیکھیں کہ skill development میں کس خُوب صورت طریقے سے اس نوجوان نسل سے بدلہ لیا ہے۔ انہوں نے اس کے لئے 20 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ آپ اس کی ratio دیکھیں کہ ہمارے نوجوانوں کی آبادی 60 فیصد ہے تو میں اپنے وزیر موصوف سے request کروں گا کہ وہ اِس کی percentage نکال لیں کیونکہ مجھے تو اس ہاؤس کے سامنے وہ ratio بتاتے ہوئے شرم آتی ہے اور میرے نوجوان سمجھ لیں اور میری اس بات کو سُنیں کہ ان نوجوانوں کے لئے فی کس 2.75 روپے رکھے ہیں اور اس چیز کو منسٹر صاحب note کر لیں۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! ہماری 60 فیصد آبادی کے skilled program کے لئے تقریباً 7 کروڑ نوجوانوں کے لئے almost 20 کروڑ روپے رکھ رہے ہیں تو وہ اِس رقم سے کیا کریں گے اور یہ ہمارے نوجوانوں کو کیا دیں گے؟ لیپ ٹاپ سے کوئی فائدہ نہیں ہے، ہمارا نوجوان پہلے پرائمری تعلیم پر آتا ہے اور پرائمری تعلیم کے متعلق میں انہیں بتا چکا ہوں کہ اِس وقت پنجاب کے scattered areas رُل چکے ہیں۔ میں correction کرتا ہوں کہ ہمارے دور میں معیار یہ تھا کہ ہر اُس سکول جہاں نویں کلاسوں میں 60 بچے داخل ہوتے تھے تو ہم نے ان مڈل سکولوں کو across the board ہائی سکول کر دیا تھا اور وہ چل رہے ہیں۔ آپ کے حلقے میں بھی ہوئے ہوں گے اور لاہور میں بھی ہوئے ہیں۔ آج پوزیشن یہ ہے کہ آپ اپنے نوجوان کو لولی پاپ دے رہے ہیں یعنی کہ 20۔ کروڑ روپے دے رہے ہیں جو فی نوجوان 2.75 روپے بنتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پوچھتا ہوں کہ کیا نوجوانوں کو عمران خان کو ووٹ دینے کی یہ سزا مل رہی ہے؟ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! نوجوانوں کا عمل دخل پاکستان سے ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے جو میں انہیں بتاتا ہوں وگرنہ عمران خان کے لئے ہر نوجوان آج اپنی جان دینے کے لئے تیار ہے۔ میں آج دوبارہ آپ کے توسط سے اپنے ٹریژری بنچز کے دوستوں کو یہ کہوں گا کہ آپ تیاری رکھیں کہ جب نیا الیکشن آئے گا جو جلدی آئے گا کیونکہ زیادہ دیر نہیں ہے۔ اس وقت تک ایک کروڑ 67 لاکھ نوجوانوں کا پچھلے چار سالوں میں ووٹ رجسٹرڈ ہوا ہے جبکہ ایک کروڑ 67 لاکھ مزید نیا ووٹ بننا ہے جو عمران خان کا ہی ہونا ہے اور یہ ساڑھے تین کروڑ ووٹ ہو جائے گا۔ نوجوانوں کے لئے ایک ہی عمل کریں تو انہیں عمران خان کی مدد کرنے سے روک سکتے ہیں کہ ان کے ووٹ درج ہی نہ ہونے دیں نہیں تو وہ رُکنے والے نہیں ہیں۔ یہ 20 کروڑ روپے ان کے لئے بہت کم ہیں تو میں اپنے وزیر موصوف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اِس 20 کروڑ روپے کی رقم کو ضرور review کریں اور نوجوانوں کا مذاق نہ بنائیں۔ اِس وقت نوجوان بہت زیادہ suffer کر رہے ہیں اور اِس وقت جو حالات ہیں، جو نظر آ رہے ہیں وہ نہیں ہیں۔ وزیر موصوف اپنی wind up speech میں ضرور کہیں گے کہ انہوں نے تو کوئی تجویز ہی نہیں دی تو میری یہ تجویز ہے کہ skilled programs ہوتے ہیں، اگر آپ ویزہ لینے بھی جائیں تو ویزے کی بھی دو اقسام ہیں جن میں

skilled visa and non-skilled visa میں نوجوانوں skilled program اگر کو آگے لانا چاہتے ہیں تو کم از کم اپنے کُل بجٹ کا 15 فیصد نوجوانوں کے لئے مختص کریں۔

جناب سپیکر! آپ نے یہ 655۔ ارب روپے ڈویلپمنٹ کا بجٹ رکھا ہے یہ نہیں بلکہ میں کُل بجٹ کی بات کر رہا ہوں کہ کُل بجٹ کا 15 فیصد بجٹ نوجوانوں کے لئے مختص کریں۔ جس میں اُن کے لئے skilled programs بنائیں اور اُنہیں سکالرشپ دیں۔ اگر یہ کچھ کریں گے تو کچھ بات بنے گی۔ میں سکول میں تھا جب میاں محمد نواز شریف وزیر خزانہ بنے تھے۔ پھر ایک ڈکٹیٹر کے ذریعے 1985 کی اسمبلی میں وزیر اعلیٰ بن گئے تھے تو 1985 سے لے کر آج دن تک اگر دیکھیں تو تقریباً آدھی صدی بن جاتی ہے اور اتنا عرصہ گزرنے کے بعد ابھی تک یہ nitty gritty میں ہیں۔ اس سے بڑی نااہلی اور اس سے بڑا سانحہ کیا ہو گا کہ 12 کروڑ آبادی کے سیاہ و سفید کے یہ مالک رہے ہیں اور آج پھر انہیں ہمارے اوپر مسلط کر دیا گیا ہے۔ چلیں، مسلط ہو ہی گئے ہیں تو اب کم از کم نوجوانوں کے لئے کُل بجٹ کا 15 فیصد رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! ایک بڑی ہی اہم بات کی طرف آؤں گا کہ جسے یہ میرے تمام بھائی بھی سُنیں گے اور جتنے لوگ اس وقت ہمیں دیکھنے والے ہیں، یہ جو اس دفعہ فوراً immediately after election جب محترمہ وزیر اعلیٰ نے حلف لیا اور اس کے بعد انہوں نے ایک پروگرام شروع کیا جس کا نام "رمضان نگہبان پیکیج" رکھا گیا لیکن میں اسے "ڈرامہ پروگرام" کہوں گا۔ سوائے اس کے کہ کسی کے گھر جا کر اس کی سیلفی بنائیں، آپ کے پٹواری، وہی پٹواری کلچر، پٹواری آپ کی تصدیق کر رہے ہیں، اس کے بعد اسسٹنٹ کمشنر جا رہے ہیں۔ دو اڑھائی ہزار روپے کا یا چار ہزار روپے کا وہ بیگ بنتا ہے جس کا پورا اہتمام کرتے ہیں۔ پورے ضلع کی مشینری جاتی ہے جہاں پر کم از کم دس لاکھ روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، تحصیلدار اور پٹواری جو پاکستان مسلم لیگ (ن) کی "محبوب ترین مخلوق" ہیں۔ کیونکہ وہاں سے انہیں براہ راست ریونیو آتا ہے۔ وہ جا کر ایک غریب آدمی کو کھڑا کر دیتے ہیں جس کے آس پاس لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کے چار پانچ کیمرہ مین ہوتے ہیں، ڈویژن کے ہوتے ہیں اور صوبہ کے ہوتے ہیں جو سب وہاں پر جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں تو اِس سے اُس غریب آدمی کی عزت نفس مجروح ہو جاتی ہے اور جب وہ غریب آدمی واپس جاتا ہے تو میرے خیال میں وہ یہ سوچتا

ہے اور اسے یاد آتی ہے کہ "کورونا" میں عمران خان کی وہ امداد جو اس کے گھر پہنچتی تھی اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی تھی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ سوائے اس کے کہ اس کا جو پروگرام تھا کہ اس پر آپ picture لگا دیں اور فوٹو لگا دیں اپنے ایسے لیڈر کی جسے آپ کی اپنی جماعت نے reject کر دیا اور انہیں لندن سے بلایا گیا اور پھر بلا کر اسی طرح واپس بھیج رہے ہیں۔اس کے علاوہ اس کا کوئی مصرف ہی نہیں ہے۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! میں مثال دوں گا کہ "رمضان نگہبان پیکیج" جو آپ کے نزدیک ہے میرے نزدیک وہ نہیں ہے۔ میں گجرات والا واقعہ ضرور اس ہاؤس کے گوش گزار کروں گا۔۔۔(شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، لیڈر آف اپوزیشن بات کر رہے ہیں اس لئے مہربانی فرمائیں اور خاموشی اختیار کریں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! گجرات کا واقعہ آپ نے بھی دیکھا ہو گا اور ہم نے بھی دیکھا ہے۔ایک نجی ٹی وی چینل کا کیمرہ مین نے وہاں جا کر سارا حال capture کیا ہے۔ایک تھیلا ہوتا ہے جس کو ایک گھر کے سامنے لے جاتے ہیں، اسی تھیلے کی picture بناتے ہیں اور پھر اسی تھیلے کو اگلے گھر لے کر چلے جاتے ہیں۔وہ تھیلا circulate ہوتا ہوا شام کو اِن کے اسسٹنٹ کمشنر یا ڈپٹی کمشنر یا تحصیل دار کے آفس دوبارہ پہنچ جاتا ہے۔یہ ان کے رمضان نگہبان پروگرام کا حال ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں inflation کی بات کروں گا۔ جو موجودہ حکومت کا آغاز ہوا تھا وہ 9۔اپریل سے ہوا تھا جب عوام کی منتخب کردہ جمہوری حکومت کو takeover کے ذریعے ختم کیا گیا۔ جب 9۔اپریل کو پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ختم ہوئی اُس وقت ڈیزل 155 اور پٹرول 130 روپے فی لیٹر تھا۔ آج آپ خود دیکھ لیں کہ یہ ریٹ ڈبل ہو چکے ہیں۔ میں ایک بات ٹریژری بنچوں کے دوستوں کو یاد کروانا چاہوں گا کہ ان کے جلسوں میں اِن کی چیف منسٹر ایک بات کرتی تھی اور اُس بات کو لوگوں نے سُنا۔انہوں نے کوشش کی کہ اِس بات کے ذریعے، اس جھوٹ کے ذریعے میں لوگوں کو trap کروں گی گو کہ لوگ trap نہیں ہوئے۔ وہ ہے بجلی کے 300 یونٹ فری۔ مجھے تو اِس بجٹ میں کہیں بھی 300 یونٹ فری نظر نہیں آ رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر اِن کو 300 یونٹ فری کی سمجھ نہیں آ رہی تو ہم ان کو طریقہ بتا دیتے ہیں۔ یہ لوگوں کو facilitate کریں، یہ subsidize کریں یہ غریبوں کے لئے کیوں نہیں subsidize کرتے؟ انہوں نے 775 ملین روپے کا بجٹ گورنر ہاؤس کے لئے رکھا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے 1033 ملین روپے چیف منسٹر آفس کے لئے رکھا ہے اور 300 فری یونٹ کے لئے یہ غریبوں کو subsidize نہیں کرتے۔ ان کو subsidize کرنا پڑے گا۔ میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ اگر یہ subsidize نہیں کرتے تو ایک دن آئے گا کہ اِن کا گریبان ہو گا اور عوام کا ہاتھ ہو گا۔ عوام اِن کے گھروں میں گھس جائے گی۔ ان کا سب سے بڑا نعرہ 300 فری یونٹ کا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House رانا بابر صاحب! خاموشی اختیار کریں۔ آپ تمام اراکین بہت معزز ہیں، میری گزارش ہے کہ جب لیڈر آف اپوزیشن بات کر رہے ہوں تو اُس وقت خاموشی اختیار فرمایا کریں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! اگر یہ 300 یونٹ کی فراہمی کرتے ہیں تو ہم اپوزیشن ان کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ بات ٹھیک ہے کہ PDM ہمارے پنجاب سے متعلقہ نہیں ہے لیکن میں اِن کو ذرا شیشہ دِکھا دوں۔ جب پی ٹی آئی کی حکومت تھی اُس وقت افراطِ زر کی شرح 12.7 تھی۔ میں ان کو یہ figures دے رہا ہوں اگر ان کو اعتراض ہو گا تو یہ مجھے بتا دیں۔ PDM کا دور 9۔ اپریل سے شروع ہوا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی جو نگران حکومت تھی اس کا بھی تسلسل تھا اور جو اگست میں so-called حکومت بنی وہ بھی ایک تسلسل تھا۔ اس تسلسل کے بعد آج ہم 39.18 پر کھڑے ہیں۔ آپ کے GDP کا 36 فیصد قرضوں میں چلا جاتا ہے تو یہ پنجاب کو کیا دیں گے؟ میں اس لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ سب سے زیادہ متاثر صوبہ پنجاب ہو گا کیونکہ سارا بوجھ پنجاب پر پڑتا ہے۔ جس کی گورنمنٹ 1985 سے آ رہی ہے اور پچھلے 18 ماہ سے بھی آ رہی یہ illegal Budget کو cover دینا چاہ رہے ہیں، ان کا پنجاب کی عوام کے ساتھ کوئی سروکار نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کے لئے 163- ارب اور سیف سٹی پروگرام کے لئے 2 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں ایک ہی شعبہ کے لئے ہیں کیونکہ وہ indirectly پولیس کے ساتھ related ہوتے ہیں۔ اس پنجاب پولیس نے پچھلے 9 ماہ میں ہمارے workers کا، ہمارے leaders کا، ہمارے تمام representatives کا کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا جس کی چادر چار دیواری پامال نہ کی ہو۔

معزز اراکین حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ جو ڈیوٹی پنجاب پولیس پاکستان مسلم لیگ (ن) کی دے رہی ہے یہ پیسے تو پولیس کو زیادہ دینے چاہئے تھے یہ کم کیوں دیئے ہیں؟ یہ House in order کروائیں گے تو میں بات کروں گا۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House رانا بابر صاحب اور ملک ارشد صاحب تشریف رکھیں۔ خاموشی اختیار کریں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میرے دوست جو بات کر رہے ہیں کہ ہم اِن کا جھوٹ نہیں سن سکتے۔ ہماری دو نسلیں اِن کا جھوٹ سُن رہی ہیں، ہمارے تو بزرگوں نے بھی اِن کے جھوٹ سنے ہیں۔ ان کے جھوٹ سُن سُن کر ہمارے بال سفید ہو گئے ہیں اور آپ کے بزرگ بھی اِن کے جھوٹ سنتے رہے ہیں۔ ان کے پاس پنجاب میں کئی دفعہ absolute majority رہی ہے۔ انہوں نے ایک ہی کام کیا ہے ان کا ایک ہی پوائنٹ تھا اور وہ ان کا پوائنٹ لکشمی چوک تھا جس وقت بارش ہوتی تھی تو ان کے پاس لانگ بوٹ ہوتے تھے یہ چھتری اور لانگ بوٹ پہن کر ادھر پہنچ جاتے تھے اس کے علاوہ انہوں نے کوئی کام کیا ہو تو مجھے بتائیں؟ یہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں لیکن ہم تو facts and figures کے ساتھ بات کر رہے ہیں ۔جناب عمران خان، جناب شاہ محمود قریشی، چودھری پرویز الٰہی، ڈاکٹر یاسمین راشد، جناب اعجاز چودھری، میاں محمود الرشد، جناب عمر سرفراز چیمہ اور میاں محمد اسلم اقبال جن کو ہم نے purpose کیا وہ ہمارے اپوزیشن لیڈر تھے۔ انہوں نے 10- مارچ کے ایک پر امن احتجاج میں ہمارے ہزاروں ورکرز اٹھا لئے۔ میرے اپنے ڈسٹرکٹ میں، میں میانوالی کی بات کر رہا ہوں کہ اُدھر 14 پولیس سٹیشن ہیں تو 9 پولیس

سٹیشن میں FIR's 7-ATA ہیں۔ اس پولیس کے مطابق ہمارا پورا ڈسٹرکٹ دہشت گرد ہے آپ محکمہ پولیس کو 163۔ارب روپے دے رہے ہیں تاکہ وہ پنجاب کے شہریوں کے گھروں کی پامالی کرے اور چادر اور چار دیواری کی پامالی کرے۔

جناب سپیکر! کم از کم پوچھیں تو سہی کہ ان کی کارکردگی کیا ہے؟ ان کی کارکردگی یہی ہے کہ میں پنجاب کی یہ true story بتا رہا ہوں، جو نزدیکی پمپ ہوتا ہے یہ وہاں سے پٹرول ڈلواتے ہیں اور جو ان کو پٹرول کا خرچہ ملتا ہے وہ اپنی جیب میں ڈالتے ہیں۔ میں تو پھر وہی عرض کروں گا کہ ان کی تسلسل کے ساتھ گورنمنٹ آرہی ہے۔ انہوں نے کبھی یہ پوچھا ہے کہ جو تھانوں کی estimation کرتے ہیں اس کا معیار کیا ہے؟ یہ ہمارے ٹیکسز کا پیسا ہے اس کو اپنی ذاتی خواہشات کی نظر نہ کریں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر! House in order ہو گا تو میں بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Order in the House please. Order in the House.

جناب احمد خان: جناب سپیکر! کم از کم پولیس کی کارکردگی کو determine کریں۔ کیا یہ confirm ہے کہ غریب آدمی کی FIR موقع پر درج ہوتی ہے؟ اس FIR کے لئے اس کو دس دس دن جانا پڑتا ہے۔ میں ایک اور بات آپ کو بتادوں کہ اس وقت جو پنجاب میں trend ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی کی ڈکیتی ہوتی ہے تو یہ ڈکیتی کا پرچہ نہیں دیتے، ڈکیتی کا پرچہ اس لئے نہیں دیتے کہ ڈکیتی کی recovery ضروری ہوتی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ چوری کا پرچہ دے دو۔ ان کو 163۔ارب روپے دیں، ہر محکمہ میں نہ تو سب اچھے ہوتے ہیں اور نہ ہی سب بُرے ہوتے ہیں لیکن ان کی کارکردگی کو determine کریں، صرف پیسا اسی بات پر نہ لگائیں کہ یہ لیں 163۔ارب روپیہ اور پاکستان تحریک انصاف کے جتنے ورکرز ہیں ان کی چادر اور چار دیواری کو پامال کریں۔

جناب سپیکر! صحافیوں کی بہبود کے لئے 1۔ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اب میں آپ کو اس میں ایک عرض کروں گا کہ ان کی اس سے پہلے جو so called government تھی جب ہمارے بڑے بڑے اینکرز جس میں معید پیرزادہ، صابر شاکر، اور میں ارشد شریف کا ادھر ضرور ذکر کروں گا جس طرح اُس کو شہید کیا گیا اس کے بعد میرے خیال میں صحافت کا کیا معیار رہ

گیا ہے؟ ہمارے صحافی 1۔ ارب روپے کے محتاج نہیں ہیں بلکہ ہمارے صحافیوں کو آزادی دیں۔ ان کو آزادی دیں تاکہ یہ اپنی بات کر سکیں۔ اس حکومت نے جس طرح سے صحافت پر پابندی لگائی ہوئی ہے، آپ ان کو دو دن بات کرنے دیں تو ان کو پتا چل جائے گا کہ پنجاب میں ہو کیا رہا ہے اور پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ 1۔ ارب روپیہ پنجاب میں صحافیوں کے لئے کوئی بڑی amount ہے۔ آج کل جو مہنگائی کا دور ہے، دیکھیں کہ ہمارے ساتھ بھی تکالیف ہیں اور ہماری صحافی برادری کے ساتھ بھی تکالیف ہیں وہ بھی ایک انسان ہیں اور جس طرح ہر انسان کی ضروریات ہیں تو ہر صحافی کی بھی وہ ضروریات ہیں۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ صحافیوں کے لئے ایک مذاق کی طرح رکھا گیا پیسا کا ایک ایک صحافی کو اِس بک میں بتا دیا ہے کہ یہ 1۔ ارب روپیہ آپ کے لئے ہے اس کے علاوہ مجھے نہیں لگتا کہ اس 1۔ ارب روپے سے صحافیوں کے کوئی بنیادی حقوق address ہوں گے؟ اس رقم کو بڑھائیں اور اس کے ساتھ ساتھ صحافیوں کو آزادی دیں اور صحافت کو آزادی دیں کیونکہ اس وقت دونوں governments ان کی ہیں۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please order in the House. دیکھیں! میری بات سنیں کہ میرے لئے تمام اراکین honorable ہیں اگر کسی نے یہاں پر خوش گپیاں لگانی ہیں تو kindly lobbies موجود ہیں آپ وہاں جا سکتے ہیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن تقریر کر رہے ہیں تو میری request ہے کہ آپ سب خاموشی اختیار کریں۔ شکریہ

جناب احمد خان: جناب سپیکر! ہمارے صوبہ کا main شعبہ جو ترقی اور معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تھا، میں کہہ رہا ہوں اور یہ لفظ میں غلط نہیں بول رہا یا بغیر سوچے سمجھے نہیں بول رہا بلکہ میں یہ لفظ بڑا سمجھ کر بول رہا ہوں کہ ہماری معیشت میں main کردار زراعت کا تھا۔ اب پھر یہ کہیں گے تو یہ ذرا درست کر لیں، جس وقت پاکستان بنا تھا تو اس وقت جو GDP میں کا growth rate تھا اس میں ایگریکلچر کا حصہ 51 فیصد تھا لیکن یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے زراعت کا حصہ اس وقت 24 فیصد رہ گیا ہے۔ وہ غلط پالیسی کب شروع ہوئی؟ وہ غلط پالیسی 1985 میں شروع ہوئی۔ جب ایک ڈکٹیٹر کی وجہ سے غیر جماعتی الیکشن ہوا اور ایک حکومت آئی۔ اس کے بعد پرمٹ، پیسا، پلاٹ کی politics اور اس طرح ہر بندے کی قیمت لگی۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ اس

ملک میں ہر لیڈر کی قیمت مقرر ہے سوائے عمران خان کے کیونکہ عمران خان کی کوئی قیمت نہیں۔ اس میں ہوا یہ کہ کاٹن ایریا پر ایک ظلم کیا گیا اور کاٹن ایریا پر یہ ظلم کیا گیا کہ وہاں پر شوگر کین کے لئے پرمٹ ملے، ہماری کاٹن ختم ہوتی گئی اور شوگر کین بڑھتی گئی جس وجہ سے 1985 کے بعد شوگر مافیا اس ملک میں آیا اور آج شوگر مافیا کا پورا قبضہ ہے۔ رمضان شوگر مل کا جو Managing Director ہے، ضلع جھنگ میں ڈپٹی کمشنر کی پاور نہیں ہے اصل میں ڈپٹی کمشنر رمضان شوگر مل کا Managing Director ہے۔ میں ایگریکلچر کے حساب سے پنجاب کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ میں پنجاب کو تین حصوں میں اس لئے تقسیم کروں گا کہ ایک ہمارا hard area ہے جہاں پر پانی کی depth 700 سے 800 فٹ ہے وہاں پر ٹربائین تقریباً 80 ہارس پاور اور 60 ہارس پاور کی لگتی ہے وہاں ایک کسان کا بجلی کا بل 6 لاکھ، 7 لاکھ اور 8 لاکھ آتا ہے۔ ایک ہمارا نہری ایریا ہے نہری ایریا میں، میں اری گیشن کے بارے بھی دیکھ رہا تھا تو بھل صفائی کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں، میں ان کو یہ بتا دوں کہ انہوں نے جو maintenance میں پیسے رکھے ہیں اس میں بھل صفائی آتی ہے۔ اب بھل صفائی کا پیسا یہ کھا جائیں گے کیونکہ اب بھل صفائی کا تو موسم ہی نہیں ہے۔ بھل صفائی تو دسمبر میں ہوتی ہے تو نہروں کی maintenance کا پیسا مل کر بیوروکریسی کھائے گی۔ ان کو سمجھ نہیں آئے گی کہ یہ پیسا کدھر گیا۔ ہمارا ایک نہری ایریا ہے اور ہمارا دوسرا وہ ایریا ہے جہاں پانی کی depth 25 to 60 feet ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House please.

جناب احمد خان: جناب سپیکر! اس وقت وفاق صوبہ بلوچستان کو subsidize 67% کر رہا ہے۔ اب میں پھر 300 یونٹ کی طرف آتا ہوں اگر یہ عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو tube wells کی بجلی اور جو غریب آدمی کے لئے 300 یونٹ ہیں اُس کو subsidize کر دیں تو زراعت ترقی کر سکتی ہے otherwise تو جو انہوں نے 79۔ارب روپے رکھے ہیں جس میں 50۔ارب روپے غیر ترقیاتی اور 29۔ارب ترقیاتی بجٹ میں رکھے ہیں اب آپ بتائیں کیوں کہ آپ خود زمیندار ہیں، کیا 29۔ارب روپیہ 12 کروڑ عوام جس میں سے 62 فیصد عوام agriculture سے منسلک ہے، کیا agriculture کے ساتھ یہ بہت بڑا مذاق نہیں ہے؟

جناب سپیکر! یہ solar panels دے رہے ہیں، solar panels کا مجھے پتا ہے میں گراؤنڈ پر ہوں اِس میں اتنی زیادہ complications ہیں کہ ایک غریب آدمی کو solar panels لگانے کے لئے چھ مہینے لگ جاتے ہیں تصدیق پھر وہی پٹواری کرتے ہیں ، یہ agriculture کے ساتھ ایک مذاق ہے اگلی بات میں آپ سے یہ عرض کروں کہ جب تک یہ inputs کو سستا نہیں کریں گے، اب اس وقت ڈی اے پی کھاد 15 ہزار روپے پر پہنچ چکی ہے ، یوریا کھاد 6 ہزار روپے پر پہنچ چکی ہے اور ڈیزل agriculture کا بہت بڑا حصہ ہے وہ تقریباً 300 روپے فی لیٹر پر پہنچا ہوا ہے یہ کس طرح زراعت کی ترقی کر رہے ہیں ؟ یہ جو انہوں نے 655۔ارب روپے ADP میں رکھے ہیں اُس کو میں نے بڑے غور سے دیکھا ہے اُس میں تو وہی پرانی بات ہے، لوہا اور سریا انہوں نے استعمال کرنا ہے جو اتفاق فاؤنڈری سے آنا ہے اس کے علاوہ تو ان کا کوئی concept ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں ایک اور عرض کروں گا کہ ایک اور ظلم ہونے جارہا ہے یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے 269۔ارب روپیہ گندم کے گردشی قرضہ کو حل کرنے کے لئے رکھے ہیں اب یہ کیا کر رہے ہیں ؟ یہ فلور ملز کو کہہ رہے ہیں کہ آپ بنکوں سے قرضہ لے کر گندم اُٹھائیں اور جب گندم کی shortage ہوتی تھی تو ان کا Assistant Commissioner اور ان کا پٹواری کسان کے گھر میں گھس جاتا تھا اور اب یہ position ہے میں اس مقدس ہاؤس کے سامنے یہ کہہ رہا ہوں کہ جو Rs.3900 per 40kg گندم کا ریٹ ہے، یہ ریٹ 3000 روپے سے بھی کم ہو جائے گا چونکہ انہوں نے تو خریداری بھی گھٹا دی ہے، انہوں نے جو 39 لاکھ میٹرک ٹن خریداری کرنی تھی وہ یہ 18 لاکھ میٹرک ٹن کر رہے ہیں اس سے بڑا گندم کے کاشتکاروں کے ساتھ کوئی ظلم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک چیز ضرور عرض کروں گا کہ ہمارے وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے ایک ذکر کیا تھا میں specially اُس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں یہ میرے لئے قابل احترام ہیں لیکن انہوں نے 9th May کا ذکر اپنی speech میں کیا ہے جو relevant نہیں تھا ایک چیز ہوئی ہے ہماری جماعت کا اُس کے بارے میں پورا ایک موقف ہے جو ہم دے چکے ہیں لیکن میں ایک بات بتا دوں 9th May کے بارے میں ہمارے چیئرمین جناب عمران خان کا بھی مطالبہ ہے

کہ اس کی تحقیقات کے لئے Judicial Commission بنایا جائے 9^{th} May کے لئے ہمارے ہاؤس میں موجود حزب اختلاف کے ممبران کا بھی مطالبہ ہے کہ Judicial Commission کا قیام ہو 9^{th} May کے واقعات پر صوبہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کا بھی مطالبہ ہے کہ Judicial Commission کا قیام ہو اور اگلی بات بھی میں آپ کو بتادوں کہ جب بھی یہ تاریخ لکھی جائے گی کہ جب بھی 9^{th} May کا Judicial Commission بنا اور آزادانہ تحقیقات ہوئیں تو جس طرح پچھلی تاریخوں میں ہر کام میں، ہر قبیح کام میں ان کا ہاتھ ہوتا تھا، 9^{th} May کے واقعے میں بھی ان کا ہی ہاتھ ہو گا یہ میں نے جواب دینا ضروری سمجھا ہے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر! میں صوبائی محصولات میں ضرور آپ کو briefly عرض کرتا جاؤں کہ ہمارا جو آمدن کا کل تخمینہ ہے وہ 3331۔ارب روپے کا ہے اس میں جو ہمیں Federal Divisible Pool سے ملنا ہے وہ 2706۔ارب روپے ملنا ہے، 600۔ارب روپے ہماری اس پنجاب کی so called government نے نئے taxes لگائے ہیں اب اس مہنگائی کے دور میں صوبائی محصولات میں 26 فیصد اضافہ کیا ہے Board of Revenue میں انہوں نے 4 فیصد اضافہ کیا ہے، Excise and Taxation میں 5 فیصد اضافہ کیا ہے non tax revenue میں 42 فیصد اضافہ کیا ہے اب آپ اندازہ کریں کہ یہ ہمارا 1150۔ارب روپے خسارے کا بجٹ ہو رہا ہے تو کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ ہم گورنر ہاؤس کا جو 75 کروڑ کا بجٹ ہے اور 1033 ملین جو CM Secretariat کا بجٹ ہے اس کو ہم تھوڑا سا کم کر دیتے، یہ خسارہ کم کر دیتے اور جو دیگر اللے تللے ہیں اُن کو کم کر دیں، جیسے bullet proof گاڑیوں کے tires جو پونے تین کروڑ کے ٹائر ہیں اور جو اُس کی maintenance ہے اُس کو کم کر دیں یہ کیوں عوام پر بوجھ ڈال رہے ہیں؟

جناب سپیکر! یہ بجٹ سوائے الفاظ کے ہیر پھیر کے اور bureaucratic language نے ان کو 9 مہینوں میں جو پچھلے 9 مہینوں میں کرتوت ہوئے ہیں جو پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ ظلم ہوا ہے، جو پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کے ساتھ ظلم ہوا ہے، جو پنجاب کے لوگوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے یہ جو ظلم کا اُن کو award ملنا تھا تو کوئی وزیر داخلہ بن گیا ہے، کوئی صوبے کا وزیر اعلیٰ بن گیا ہے، کوئی چیئرمین سینٹ بن جائے گا اور جو کوئی باقی بچ گئے ہیں اُن کو یہ facilitate کر رہے ہیں میں آخر

میں حبیب جالب جو میرے بڑے پسندیدہ شاعر ہیں میں کبھی کبھی جب دل تنگ ہوتا ہے تو اُن کو ضرور سنتا ہوں تو آج کے دور پر اُن کے دو شعر ہیں اس کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کروں گا حبیب جالب صاحب نے فرمایا کہ:۔

ظلمت کو ضیاء صر صر کو صبا بندے کو خدا کیا لکھنا
اے میرے وطن کے فنکارو! ظلمت پہ نہ اپنا فن وارو
یہ محل سراؤں کے باسی ، قاتل ہیں سبھی اپنے یارو
ورثے میں ہمیں یہ غم ہے مِلا ، اس غم کو نیا کیا لکھنا

جناب سپیکر !یہ محل سراؤں کے باسی ہیں، یہ ہمارے قاتل ہیں اور یہ 12 کروڑ عوام کے قاتل ہیں۔"یہ ورثے میں ہمیں یہ غم ہے ملِا "۔یہ مسلم لیگ (ن) ہے ۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی، جناب شوکت راجہ!

جناب شوکت راجہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مہک میں دھو کر حروف سارے
ثناء رب جلیل لکھوں
طویل تر سے طویل لکھوں
جمال لکھوں جمیل لکھوں
اُسی کو اُس کی دلیل لکھوں
کہاں نہیں تھا کہاں نہیں ہے
رحیم و رحمان صفات اسکی
بڑی کریم ہے ذات اسکی
صبح اُسی کے گیت گاتی ہے

جناب سپیکر! صبح اُسی کے گیت گاتی ہے، سورج ڈوبتا ہے تو اس کی تسبیح پڑھتا ہے، چرند اور پرند اس کے بول الاپتے ہیں، پتوں کی سر سراہٹ اس کی حمد گاتی ہے

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے شروع کرتا ہوں، آقا مولا سرور کائنات امام المرسلین، خاتم النبیین، دانائے سُبل، ختم الرسل، مولائے کل، محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر لاکھوں، کروڑوں درودوسلام بھیجتے ہوئے آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں نے اپنے بھائی اپوزیشن لیڈر کی تقریر بڑے غور سے سنی ہے۔ انہوں نے سوائے دل کی بھڑاس نکالنے اور اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے صرف اپنے جذبات کا منفی اظہار کیا ہے۔ جن کی ترقی کا معیار اپنے ساڑھے تین سالہ دور میں کٹے، مرغیاں اور انڈے تھے تو وہ آج اس بجٹ پر تنقید کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس نے 10 کلومیٹر نہیں بلکہ 5 کلومیٹر تک کا سفر بھی ہیلی کاپٹر پر کرتے ہوئے 23۔ ارب روپے ضائع کر دیئے، جنہوں نے اس ملک میں اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ادویات ساڑھے چار سو فیصد مہنگی کر کے غریب آدمی کی پہنچ سے باہر کر دیں۔ جن کو آج ظلم تو نظر آتے ہیں لیکن جنہوں نے اس ملک و قوم کی نوجوان نسل کا بیڑہ غرق کیا وہ نظر نہیں آتے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو پاکستان ہمیں قائد اعظم دے گئے تھے ہم اسے سنور تا دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اس کے برعکس یہ ہمارے لئے ایک ممی ڈیڈی پاکستان پیدا کرنے جارہے تھے لہٰذا ان کی سوچ اور ان کے style کی ہماری ثقافت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہم غیرت مند، جرات مند اور نشان حیدر حاصل کرنے والے لوگ تھے، اس پاک دھرتی پر مرنے والے لوگ تھے، ہمارے بچوں نے خون دے کر اپنے سینوں پر گولیاں کھا کر نشان حیدر اپنے سینوں پر سجائے اور یہ سٹیجوں پر ماؤں اور بہنوں کو نچا کر ووٹ مانگنے والوں کا کلچر لائے تھے۔ پاکستان کی سیاست میں اس سے بڑا بدنما داغ آپ کو نہیں مل سکتا، جس نے اس ملک کا اسٹیٹ بنک بھی بیچ دیا۔ جس نے اس ملک میں وہ economy دی کہ جس نے غریب آدمی کا جینا مشکل کر دیا۔ ان کو ساڑھے تین سال میں 60 روپے لٹر پٹرول یاد نہیں آیا۔(شور وغل)

جناب سپیکر! آپ House in order کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! کیا یہ بجٹ پر بات کر رہے ہیں؟

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں تو ان کی باتوں کا جواب دے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں بجٹ پر ہی آ رہا ہوں۔ ان کو 100 روپے کا ڈالر یاد نہیں آیا۔ ان سے کہیں کہ یہ حوصلہ رکھیں کیونکہ میں نے بھی ان کی باتیں بڑے حوصلے کے ساتھ سنی ہیں اور میں بجٹ پر ہی آ رہا ہوں۔ آپ House in order کروائیں۔(شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the House راجہ صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میرے دوستوں کو یہ بتائیں کہ یہ 12 کروڑ عوام کا مینڈیٹ لے کر آنے والے اراکین کا ہاؤس ہے، اس کا ایک تقدس ہے اور اس کا تقدس اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ اراکین ایک دوسرے کی عزت کریں ورنہ وقت اور حالات بدلتے رہتے ہیں۔ انہیں آج کے ادارے اور افسران بُرے لگتے ہیں لیکن جو انہیں لے کر آئے تھے وہ انہیں اچھے لگتے ہیں یعنی ان کے گھر جائے تو حلال ہمارے گھر آئے تو حرام ہے۔ KPK میں الیکشن بہت اچھا ہوا ہے اور پنجاب میں ظلم ہو گیا ہے، یہ تو اب سہنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر یہ بجٹ پر بات کرتے ہوئے جو Chief Minister Punjab نے نئے incentives دیئے ہیں ان کا ذکر کرتے تو مجھے خوشی ہوتی لیکن جن figures کا انہوں نے ذکر کیا ہے انہیں یہ 12 ماہ پر تقسیم کر رہے ہیں جب کہ ان کو یہ بھی یاد نہیں کہ یہ ہم نے 3 ماہ کا بجٹ پیش کیا ہے، انہوں نے خود ruling دی ہے کہ ہم آئین کے مطابق 4 ماہ کا بجٹ منظور کر سکتے ہیں لیکن ہم تو صرف 3 ماہ کا بجٹ منظور کر رہے ہیں۔ آپ کسی بھی field کی بات کر لیں یہ جو students کو bikes دی جا رہی ہیں انہوں نے ان کا بھی کوئی ذکر نہیں کیا۔ یہ عوامی غریب لوگوں کے لئے منصوبہ تھا اس کی کوئی بات نہیں کی اور یہ ہسپتال کے لئے مدرسے اور غریب لوگوں سے کھالیں وصول کرتے ہیں لیکن غریب آدمی آپ کے ہسپتال میں داخل نہیں ہو سکتا وہاں ہسپتال میں کسی غریب آدمی کو جانے کی جرات نہیں ہے کیونکہ یہ لاکھوں روپے

کے بل اس کے ہاتھ میں تھما دیتے ہیں اور وہ روتا ہوا باہر آتا ہے۔ جو وہاں سے اس طرح باہر نکلتا ہے تو پھر وہ آپ کی یا آپ کی leadership کی طرف کبھی نہیں دیکھتا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! ہم نہیں بلکہ یہ خود کہتے ہیں کہ RHCs, DHQs اور BHUs کے حالات بہت بُرے ہیں تو ان کے حالات کیوں بُرے ہیں کیونکہ ساڑھے تین سال آپ نے مہربانی کر کے ان کی طرف دیکھا بھی نہیں؟ آپ نے اپنی تشہیر کی اور آپ دوسرے صوبوں میں اپنے interest اور ذاتی معاملات چلانے کے لئے hospitals بناتے رہے۔ اگر پاکستان میں جب بھی کوئی اس حوالے سے کمیشن بنا تو ان شاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ پاکستانی تاریخ کا مالی بے ضابطگیوں کی طرف سے شوکت خانم ہسپتال سب سے بڑا اسکینڈل ہو گا۔ یہ نگہبان پروگرام پر سب سے پہلے اعتراض کرتے ہیں تو رمضان المبارک میں صرف دو دن باقی تھے اور اس پیکج کے لئے incentive لیا گیا تو ان کو یہ پیکج اس لئے بُرا لگتا ہے کہ ہم نے یہ incentive غریب آدمی کے لئے لیا ہے اور ظلم کی بات یہ ہے ہم نے ان کی بنائی ہوئی lists use کی ہیں اور ان lists میں اتنی بے قاعدگیاں تھیں کہ یہ اپنے دور میں 10 میں سے 15 ہزار روپے فی آدمی لیتے رہے ہیں اور کروڑوں اور اربوں روپے کا فراڈ کرتے رہے ہیں کیونکہ جب ہم وہ lists لے کر عوام کے دروازے پر پہنچے تو وہاں پر لینڈ کروزر اور پراڈو جیسی گاڑیوں کے مالکان کے نام لکھے ہوئے تھے تو تاریخ میں اس سے بڑا بھی غبن کوئی نہیں ہوا ہو گا تو آپ اس بات پر دھیان دیں اور اس معاملے کو نیب کے حوالے کریں۔

جناب حنبل شاکریمی: جناب سپیکر! چلیں، یہ تو مان گئے ہیں ناں کہ مالی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! یہ بے ضابطگیاں انہوں نے ہی کی تھیں کیونکہ یہ پیسے وصول کرتے تھے۔ ہم تو غریب کے لئے راشن اس کے دروازے تک پہنچانے کے لئے کوشاں ہیں، یہ اتنے کم وقت میں ممکن نہیں تھا کہ نئی لسٹیں بن سکتیں لہٰذا اس incentive کی اس لحاظ سے قدر کرنی چاہئے کیونکہ ہم نے غریب آدمی کی عزت نفس کو بچا کر اس کے دروازے تک اس کی ضرورت کا سامان پہنچایا ہے اس کام کا دو دن میں بندوبست کرنا اور دو ہفتوں میں اس کو deliver کرنا یہ دنیا میں کسی جگہ نہیں ہوا ہو گا۔ اس

میں ضرور کوئی کمی بیشی رہ گئی ہو گی لیکن ان شاءاللہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کو بہتر کریں گے ۔ میرے اللہ نے چاہا تو حالات بہتر ہو جائیں گے۔ ویسے تو سیاست میں الزامات کی بوچھاڑ ہے ۔ مسعود مختار صاحب کہتے تھے کہ میں مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھا تھا تو مسجد کے مینار نے جھک کر میرے کان میں بڑے پتے کی بات کہی کہ حق کی جگہ قائد، جہاد کی جگہ جمود، ملک کی جگہ مفاد اور ملت کی جگہ مسلک عزیز ہو اور جب مسلمان کو زندگی سے پیار اور موت سے خوف آنے لگے تو صدیاں یوں ہی گزر جایا کرتی ہیں۔ پاکستان کی پوری 72 سالہ تاریخ کو دیکھ لیں یہ آئیں میرے ساتھ ابھی مقابلہ کر لیں کہ یہ ترقی کے جس سفر کی طرف جائیں گے ، چاہے وہ لوڈ شیڈنگ، موٹرویز اور جدید ہسپتالوں کی صورت میں ہو جتنے ادارے ہوں گے ان میں آپ کو میاں نواز شریف کا نشان نظر آئے گا۔ ایٹم بم بنانے کی ابتداء ذوالفقار علی بھٹو نے کی تھی اور اس کا دھماکہ کرنے کی جرات میاں نواز شریف نے کی تھی۔ اس ملک کو ناقابل تسخیر قوت اس نے بنایا تھا آپ جس منصوبے کی طرف جائیں گے آپ کو اس میں میاں نواز شریف ہی نظر آئے گا۔ ان کے 50 لاکھ گھر اور کروڑوں نوکریاں کہاں گئیں تو آپ نے ہر ساعت میں اس ملک کو لوٹا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ .Thank you very much

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں صرف چند اشعار عرض کر کے اپنی بات کو ختم کر رہا ہوں

اس دیس پر مولا کا کرم ہو کر رہے گا:

یہ زہر کسی روز حرم ہو کر رہے گا
گھبراؤ نہ اے زندگانی اُس جور و جفا سے
سر قمبر کا اکڑا ہوا خم ہو کر رہے گا
وہ وقت بھی آئے گا مظلوم پر شوکت
جو ہاتھ اٹھے گا قلم ہو کر رہے گا

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! بہت شکریہ۔ اب میں جناب سردار شہاب الدین خان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی بات کریں۔

جناب شہاب الدین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ایوان میں قائد حزب اختلاف کی تقریر میں رکاوٹ پیدا کی گئی ہے، میری یہ تیسری term ہے میں نے ایسا کبھی بھی نہیں دیکھا۔ میں آپ کے توسط سے جناب وزیر خزانہ سے مخاطب ہوں یہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں میری استدعا ہے کہ بجٹ پر بات ہونی چاہئے۔ اگر ہم نے اپنے قائد عمران خان صاحب کی تصویر رکھی ہے تو کل انہوں نے بجٹ تقریر کرتے ہوئے نواز شریف صاحب کی تصویر رکھی تھی تو اب یہ اعتراض کیوں ہوا؟

جناب سپیکر! میں بجٹ کے حوالے سے figures پر بات کروں گا، میں چوتھی پانچویں بجٹ بک پڑھ رہا ہوں۔ محترمہ وزیر اعلیٰ صاحبہ میرے لئے قابل احترام ہیں اس بجٹ بک میں دو تین صفحے تو ان کی اور نواز شریف صاحب کی تعریف میں لکھے گئے ہیں۔

معزز اراکین حزب اقتدار: بزدار کی تعریفوں کا ذکر بھی کریں۔

جناب شہاب الدین خان: میں ادھر ہی آ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk, no cross talk. جی سردار صاحب!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ معزز دوست سننے کی ہمت رکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب شہاب الدین خان: جی، ٹھیک ہے، جناب سپیکر! ابھی تک انہیں یہ figures سمجھ ہی نہیں آئے کہ NFC ایوارڈ سے ہمیں جو ملتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House , order in the House ملک وحید صاحب! پلیز۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ہم 12 کروڑ عوام کو اس بجٹ میں relief دینے کے لئے آئے ہیں نہ کہ point scoring کے لئے۔ ہمیں وفاقی حکومت سے جو NFC ایوارڈ کے ذریعے پیسا آتا ہے وہ انہوں نے اس بک میں 270۔ارب روپے لکھا ہے میں آج on the floor of

the House یہ چیلنج کرتا ہوں کہ یہ تین مہینے کا بجٹ نہیں دے رہے بلکہ یہ تو 9 مہینے کا بجٹ ہے۔ پچھلی گورنمنٹ جسے so-called نگران گورنمنٹ کہتے ہیں یہ انہیں بھی ہم سے identify کرانے والے ہیں۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس میں صوبائی حکومت کا حصہ 625۔ارب روپے ہے۔ کاش! یہ حکومت کچھ سوچتی مجھے یہ بات کہنے میں کوئی انکار نہیں کہ ہمیں باہر سے dictate کیا جارہا ہے، انہوں نے جو 625۔ارب روپے کے ٹیکس لگائے ہیں وہ بنیادی طور پر غریب عوام پر ٹیکس لگا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے پانچ منٹ کا ٹائم دیا ہے، ابھی کہیں گے کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ بجٹ میں ایجوکیشن سیکٹر دیکھ لیں، ہیلتھ سیکٹر دیکھ لیں۔ اگر آپ ہماری گورنمنٹ کے پیش کردہ تین بجٹ کا موازنہ آج کے اس بجٹ سے کریں تو آپ کو واضح فرق معلوم ہو گا۔ کسی بھی معاشرے میں important بات ایجوکیشن اور ہیلتھ ہوتی ہے، زراعت جسے ہم ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں آپ ان کا بجٹ پڑھ لیں، ان کے figures دیکھ لیں۔ جنہوں نے یہ بجٹ بک بنائی ہے میں انہیں بیوروکریسی نہیں بلکہ نوکر شاہی کہتا ہوں۔ یہ بجٹ بک نوکر شاہی نے بنا کر دی ہے وہ پبلک سرونٹ ہیں، وہ ہمارے ٹیکسز سے پیسا لیتے ہیں۔ کاش! ہمارا focus ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر پر ہوتا نہ کہ موٹروے کی طرح سڑکوں پر۔ اگر میں سڑکوں کی بات کروں تو یہاں بتایا گیا ہے کہ سڑکوں کی مرمت کے لئے 147۔ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے۔ کاش! یہ 147۔ارب روپیہ ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر پر دے دیتے۔ سڑکوں کی بات کیوں آجاتی ہے؟ جب بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ آتی ہے تو یہاں پر جو ایک کمیشن مافیا بیٹھا ہوتا ہے وہ اوپر آجاتا ہے۔ اب ہم نہ صرف ان تین مہینوں بلکہ پچھلے چھ مہینوں یعنی ہم اس بجٹ میں ان 9 مہینوں کو identify کرنے جارہے ہیں۔ آپ پنجاب کے کسی بھی حلقے سے گزریں تو سڑکوں کا حال دیکھیں، میں پچھلے تین سالوں کی گورنمنٹ کا موازنہ کرتا ہوں کہ ہمارا focus ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر پر تھا۔ زراعت جسے ہم ریڑھ کی ہڈی سمجھتے ہیں میں یہ credit اپنی گورنمنٹ کو دینا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب شہاب الدین خان: اگر شوگر کین کا ریٹ بڑھا تو وہ ہماری حکومت نے بڑھایا، گندم کا ریٹ بڑھا تو ہماری حکومت نے بڑھایا۔ اگر کسان کو relief ملا تو ہماری حکومت میں ملا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ

جناب شہاب الدین: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات wind up کرتا ہوں۔ چائنہ نے ترقی کی تو اس کا vision ماؤ نے دیا اس کی quotation ہے کہ جس ملک میں سرمایہ دار حکمران ہو گا وہ حکومت کبھی بھی survive نہیں کر سکے گی۔ (معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، سردار صاحب! آپ نے چھ منٹ بات کر لی ہے۔ جی، محمد بلال یامین صاحب!

جناب محمد بلال یامین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں بجٹ پر بات کروں میں پہلے بھی آپ سے ملتمس تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بجٹ پر ہی آئیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! گو میں دوسری نسل سے اس پارلیمنٹ کا حصہ ہوں لیکن ایک نیا پارلیمنٹیرین ہوں لہٰذا میں کسی شخص کا نام لئے بغیر ایک بات جاننا چاہتا ہوں کہ کسی سزا یافتہ آدمی کی تصویر کے ساتھ کوئی رکن اسمبلی خواہ وہ کسی طرف کا ہو جسے عدالت نے سزا دی ہو۔۔۔

(معزز اراکین حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو کر
احتجاج اور نعرے بازی کرنے لگے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں، میری آپ سے request ہے کہ آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: میں نے کسی کا نام ہی نہیں لیا۔ میں نے تو یہاں والوں کے لئے پوچھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ left right نہ جائیں بلکہ بجٹ پر بات کریں۔ تمام معزز اراکین تشریف رکھیں۔ بلال صاحب! آپ کا ہی ٹائم ضائع ہونا ہے لہٰذا آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! آپ نے حکم دیا تو ہم بیٹھ گئے، کیا ہم اپنے اراکین پر بھی اپنی بات نہیں کر سکتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! ہم اپنے اراکین پر بھی اپنا مدعا بیان نہیں کر سکتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! آپ بجٹ پر بحث کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں بجٹ پر ہی بات کر رہا ہوں آپ ہاؤس in order کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اگر انہوں نے یہ رویہ رکھا تو پھر یہاں کوئی بھی بات نہیں کر سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House please رانا شہباز صاحب تشریف رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: ہم پیار و محبت کے ساتھ بات کریں گے۔ رانا صاحب! ہم آپ سے پیار کرتے ہیں، میں نے کسی لیڈر کا نام ہی نہیں لیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں، ایوان میں قائد حزب اختلاف کی بات بڑی تسلی سے سنی گئی ہے اب آپ بھی تشریف رکھیں۔ قریشی صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ بلال صاحب! پلیز بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! کیا سزا یافتہ شخص کی تصویر رکھ کر تقریر کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب! بجٹ پر رہیں، آپ اپنا ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں دوسری نسل ہوں جو اس اسمبلی کا حصہ ہوں، میں قائد حزب اختلاف صاحب کی گفتگو سن رہا تھا، ماشاء اللہ جناب نے جو الفاظ کے نشتر چلائے اور محترمہ مریم نواز صاحبہ کے پروگرامز پر جو تنقید کی میں یہ سوچ کر حیران ہوں کہ ایک اچھے گھر سے تعلق رکھنے والے جو تیسری چوتھی مرتبہ اسمبلی میں آئے چونکہ میانوالی سے وزیر اعظم تھے تو پچھلی مرتبہ انہیں پارلیمانی سیکرٹری بھی بنائے رکھا یہ میرے بھائی میانوالی سے ہیں اور وہیں سے ان کے وزیر اعظم تھے اس لئے یہ بہتر بتا سکتے ہیں کہ کیا hundred days plan میں انہوں نے لوکل باڈیز کے الیکشن

کروائے تھے؟انہوں نے تقریباً ساڑھے تین یا چار سالوں تک بلدیات کو نظر انداز کئے رکھا۔میرے حزب اختلاف کے ساتھیوں میں شاید میڈم مریم نواز کے IT Investment Plan کے حوالے سے کوئی خوف پایا جاتا ہے۔میڈم مریم نواز نے وزیر خزانہ کے ذریعے سے اپنا جو IT Vision اس ہاؤس کو بتایا ہے یہ شاید اس سے خائف ہیں۔میں جس کی نمائندگی کرتا ہوں وہ غازیوں اور شہیدوں کا حلقہ ہے۔۔۔

وزیر انسانی حقوق وپارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق وپارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر): جناب سپیکر!میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آئین پاکستان اور اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق بجٹ زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور بجٹ تقریر کرتے ہوئے آپ ہر قسم کی بات کر سکتے ہیں۔مجھے امید ہے کہ رانا آفتاب احمد خان صاحب اور سردار شہاب الدین خان صاحب جو سینئر سیاست دان ہیں وہ اس بات سے بخوبی آگاہ ہوں گے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،بلال یامین صاحب!آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر!میں جن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہوں اور جنہوں نے مجھے منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے وہ غازیوں اور شہیدوں کی زمین ہے۔ہمارے علاقے میں کوئی ایسا قبرستان نہیں ہے کہ جہاں پر شہید دفن نہ ہو۔جس دن قرارداد پیش ہوئی تھی اُس دن حزب اختلاف کے ایک فاضل ممبر نے اپنے ممبران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ غازی بیٹھے ہیں۔ابھی قائد حزب اختلاف نے بھی اپنی تقریر میں 9۔مئی کے حوالے سے بات کی ہے۔میرا بس چلے تو 9۔مئی کے کرداروں اور فنکاروں کے خُدا کی قسم چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے چیلوں کو کھلا دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال یامین صاحب!آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔اب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گا کہ:

یہ غم نہیں کہ سرِ دار آئے جاتے ہیں
ہمیں خوشی ہے کہ وطن کو جگائے جاتے ہیں
ہمارے نقشِ قدم دیں گے منزلوں کا سُراغ
ہمیں شکست نہ ہو گی بتائے جاتے ہیں

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف دو گزارشات کرنی چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال یامین صاحب! آپ بیس سیکنڈ میں wind up کر لیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! مجھے تو بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔ میری تقریر کے دوران اپوزیشن والے بار بار مداخلت کرتے رہے ہیں۔ بہرحال میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی تقریر کو اس شعر پر ختم کر دیتا ہوں:

جو وعدے کئے ہیں وہ پورے کریں گے
وطن پہ کوئی آنچ آنے نہ دیں گے
جو سڑکوں پہ آ کر وطن بیچتے ہیں
وہ اپنی ہی ماں کا کفن بیچتے ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب محترمہ آشفہ ریاض بات کریں گی۔

محترمہ آشفہ ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! آپ نے مجھے فلور دیا اس پر آپ کا بہت شکریہ۔ 8 فروری کو پنجاب کی عوام، نوجوان نسل اور خواتین کی بڑی تعداد نے ووٹ دے کر اپنے اُوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ لیا ہے اور ایک تاریخ رقم کی ہے۔ فارم نمبر 45 کو ختم کر کے فارم نمبر 47 پر ایک نئی اسمبلی بنا دی گئی ہے جو کہ mandate چوری کی ایک عظیم مثال ہے۔

جناب سپیکر! Soviet Union کے ایک مشہور ڈکٹیٹر Joseph Stalin نے کہا تھا کہ ووٹ دینے والے کی نہیں بلکہ ووٹ گننے والے کی اہمیت ہے۔ ان کی بات کو اس اسمبلی نے ثابت کر دیا ہے لیکن یہ متنازعہ حکومت عوام کے حقیقی اعتماد اور خود اعتمادی سے محروم ہی رہے گی۔ ان شاءاللہ تعالیٰ اگلے سال 2025 میں midterm election سے دوبارہ اصلی mandate والی حکومت بن جائے گی۔ 8۔ فروری کے الیکشن میں پی ٹی آئی کی 9 خواتین براہ راست الیکشن جیت کر اسمبلی میں پہنچ

چکی ہیں جبکہ ہماری خواتین کی reserved seats چوری کر لی گئی ہیں۔ ہماری وزیر اعلیٰ پنجاب ایک خاتون ہیں ان کو بھی اس بارے میں سوچنا چاہئے کہ ہماری خواتین کی reserved seats کو چوری کر کے ایسی خواتین کو نہیں دینی چاہئے تھیں جو اس کی حق دار نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! غربت اور افلاس کا خاتمہ انسانی ترقی سے ہی ممکن ہو سکتا ہے اور انسانی ترقی صحت اور تعلیم کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے۔ اب میں اپنے حلقے کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔ ویسے تو بجٹ میں شعبہ تعلیم اور صحت کے بارے میں بڑی بڑی باتیں کی گئی ہیں۔ میں بتانا چاہوں گی کہ میرے حلقہ پی پی۔123 میں جو کہ تحصیل کمالیہ پر مشتمل ہے۔ وہاں پر ہمارے دور حکومت میں یونیورسٹی آف کمالیہ منظور ہو کر functional ہو چکی ہے لیکن اساتذہ کے tests ہونے کے باوجود ان کی بھرتی کا عمل ابھی تک مکمل نہیں کیا گیا جو کہ طلبہ وطالبات کے بہتر مستقبل کے راستے میں رکاوٹ ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے درخواست کروں گی کہ اس جانب فوری توجہ دیں تاکہ نوجوانوں کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جاسکے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں آپ کی وساطت سے محکمہ C&W کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گی کہ چیچہ وطنی سے لیہ تک براستہ کمالیہ، پیر محل ایکسپریس ہائی وے کا منصوبہ Asian Development Bank کے تعاون سے ہماری گزشتہ حکومت نے منظور کیا تھا۔ اس منصوبے کی وجہ سے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب جانے والی پانچ اہم شاہراہیں آپس میں منسلک ہوں گی اور ایک کروڑ آبادی مواصلات کی سہولتوں سے مستفید ہوگی اور کاروبار ترقی کرے گا لہٰذا اس ایکسپریس ہائی وے کے منصوبے پر جلد از جلد کام شروع کیا جائے۔ حکومت اس کے لئے زمین بھی acquire کر چکی ہے۔ مزید برآں کمالیہ ہڑپہ روڈ، کمالیہ پیر محل روڈ اور دیگر سڑکوں کی خصوصی مرمت بھی کی جائے اور M&R roads کی زیر تعمیر سڑکوں کو funds مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جو کہ کسی بھی صوبے اور ملک کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر صحت نہیں ہے تو پھر آپ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تو ان کی قوم نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر آئیں کہ زندگی کے بعد کون سی بڑی نعمت ہے جو کہ ہم اللہ رب العزت سے مانگیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زندگی کے بعد سب سے بڑی نعمت صحت ہے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے یہ

کہنا چاہوں گی کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں شعبہ صحت کے حوالے سے کام کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ صرف Air-Ambulances ہی نہ بنائی جائیں بلکہ دیہاتوں میں BHUs and RHCs بنائے جائیں کیونکہ غریب عوام صحت کی سہولتوں کے لئے ترس رہے ہیں۔ دیہاتوں میں ڈاکٹرز میسر نہیں ہیں لہٰذا اس جانب بھی توجہ دی جائے۔ Air-Ambulances تو شاید ایک مخصوص طبقہ کے لئے ہوں گی یا مخصوص لوگ ہی اس سہولت سے فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ نگران حکومت نے میرے حلقے کی سول ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز کی اسامیاں ختم کر دی تھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! مہربانی کرکے wind up کرلیں۔ آپ کے پاس آخری 20 سیکنڈ ہیں۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! میں ایک دو باتیں عرض کر کے wind up کر لیتی ہوں۔ میں یہ عرض کر رہی تھی کہ نگران حکومت نے میرے حلقے کی سول ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز کی اسامیاں ختم کر دی تھیں جس کا کوئی جواز نہیں بنتا لہٰذا اس فیصلے کو واپس لے کر تمام اسامیاں بحال کر دی جائیں۔ مزید بر آں BHU کوٹ پٹھانہ کو RHC میں تبدیل کرنے کا جاری منصوبہ ہے اور اس پر ایک کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں تو اس منصوبے کو مکمل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب طارق مسیح صاحب بات کریں گے۔ وہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ محترمہ عشرت اشرف صاحبہ!

محترمہ عشرت اشرف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ان کی باتیں سُن کر سمجھ نہیں آتی کہ بات کہاں سے شروع کروں کیونکہ جو یہ کہتے ہیں وہ کر کے نہیں دکھاتے اور جو کہتے ہیں وہ بھی ایک جھوٹ کا پلندہ ہوتا ہے جو کہ بعد میں کھل کر سامنے آجاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں بڑے فخر سے کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے صوبہ پنجاب کو ایسی خاتون وزیر اعلیٰ دی ہے جو کہ کام کرنا بھی جانتی ہے اور کروانا بھی جانتی ہے۔ یہ پنجاب کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ منتخب ہوئی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. Please no cross talk.

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! ایسی وزیر اعلیٰ جس نے آتے ہی خواتین کو وہ اعتماد دیا کہ خواتین نے بااعتماد ہو کر کام کرنا شروع کر دیا۔ میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ امداد لینے والوں کی لائنیں لگی ہوتی تھیں اور خواتین بے ہوش ہو رہی ہوتی تھیں۔ آٹے کے ایک تھیلے کے پیچھے لوگوں کی جانیں جاتی تھی اور آج امدادی سامان باعزت طریقے سے اُن کی دہلیز پر پہنچایا جارہا ہے۔ جیسے کہ میرے بھائی نے بتایا کہ یہ وہ لسٹیں ہیں جو یہ لوگ بنا کر گئے تھے اور ان کے اندر جو گڑبڑ ہے وہ ہر علاقے میں نظر آرہی ہیں مگر ہم لوگ اس لئے خاموش ہیں کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ اس بجٹ میں یہ بھی اعلان کیا گیا کہ certificates کے لئے بھی انہیں lines میں لگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی وہ بھی اُن کے گھر پر پہنچیں گے۔ اسی طرح بہت سارے licenses کے لئے بھی انہیں lines میں لگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی وہ بھی انہیں دہلیز پر ملیں گے۔ یہ کتنی خوش آئند بات ہے کہ ہم بھی progressive and educated لوگوں کی طرح آگے بڑھیں گے۔ ہم اُس طرح نہیں کریں گے جیسے انہوں نے ایک کروڑ نوکریاں، 20 لاکھ گھر اور 20 مرغیاں پالو اور بہترین روزگار ملے گا تو نہ وہ نوکریاں نظر آئیں اور نہ ہی وہ گھر نظر آئے۔ ان چار سالوں میں ان کے رویے سے لگتا تھا کہ یہ حکومت میں نہیں ہیں بلکہ یہ opposition میں ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو کام پر لگانے کی بجائے نعروں پر لگائے رکھا اور اس طرح سے نوجوانوں کی credibility ضائع کی۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس بجٹ میں کم از کم یہ تو نظر آیا کہ نوجوانوں کو کیا کام ملے گا، خواتین کو women hostels میں کس طرح چھت ملے گی، کم از کم یہ تو نظر آیا کہ IT کے حوالے سے ہمارا صوبہ ترقی کرے گا؟ دانش سکول میاں شہباز شریف صاحب کا ایک بہترین پروگرام تھا جہاں یتیم بچے پڑھتے تھے۔ مجھے سب سے زیادہ افسوس تو اس بات کا ہوتا ہے کہ انہوں نے دانش سکول کے funds بند کر دیئے تو یہ یتیم بچوں کا روزگار بند کرنے والا کام تھا۔ اب ہماری وزیر اعلیٰ نے دانش سکولوں کے لئے جو funds رکھے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ یہ نہ صرف ایک خدمت ہے بلکہ یہ ایک ثواب کا کام بھی ہے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ ان کو ہدایت دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جناب اعجاز شفیع!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین O

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ request کروں گا کہ آپ نے مجھے کم از کم 15 منٹ وقت دینا ہے کیونکہ مجھے bureaucracy کے اس گورکھ دھندے کے بارے میں ایوان کو بتانا ہے لہٰذا میرا mic بند نہ کیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو پانچ سے چھ منٹ ضرور ملیں گے کیونکہ آپ کے اور بھی colleagues نے بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرے اگلے colleague کا وقت بھی مجھے دے دیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی طرف سے بھی اتنی بڑی list آئی ہوئی ہے مجھے انہیں بھی موقع دینا ہے کیونکہ انہوں نے بھی اپنے حلقے کی بات کرنی ہے اور معزز اراکین حزب اقتدار نے بھی بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کی bifurcation کے بارے میں پہلے بتاؤں کہ ہمارا social sector main component ہوتا ہے اُس کے اوپر آپ نے 36.8 فیصد بجٹ رکھا ہے۔ ہمارے development partner جیسے World Bank, Asian Development Bank, JICA etc. کا focus ہوتا ہے کہ آپ اپنے social sector کو promote کریں، آپ اپنے production sector کو promote کریں، نہ کہ یہاں سڑکیں اور پُل بنائیں۔ آپ نے infrastructure پر 39 فیصد بجٹ رکھا ہے۔ ہمیں ضرورت کس چیز کی ہے اور ہم جا کس طرف رہے ہیں؟ وہاں اس لئے زیادہ بجٹ رکھا گیا ہے کہ وہاں حکومت اور حکومت کے افسروں کو زیادہ commission مل جاتا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے صفحہ نمبر 19 پر "ستھرا پنجاب" لکھا ہوا ہے۔ "ستھرا پنجاب" کا component کچرے اور گندگی کی صفائی کے لئے 7۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ میں کہوں گا کہ اس کو بے شک 14۔ارب روپے کر لیں لیکن اس کے ساتھ form 47 کا جو گند ہے اُس کی بھی صفائی کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں care taker government کو look after government کہوں گا تو اُس look after government کا 9 ماہ کا گند بھی

صاف کیا جائے کیونکہ اس look after government نے 9 ماہ میں اس صوبے میں جو گند کیا ہے اُس کی تفصیل آگے جا کر میں آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ education sector پر آ جائیں۔ خوش قسمتی سے آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ جنوبی پنجاب کے 11 اضلاع ہیں جو deprived areas and less developed areas کہلاتے ہیں جن میں بہاول پور، بہاول نگر، ڈی جی خان، خانیوال، کوٹ ادو، لیہ، لودھراں، ملتان، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، راجن پور اور وہاڑی ہیں۔ ہمارے بچے جو کل کے پاکستان کا مستقبل ہیں اس حکومت کی sincerity کا اندازہ کریں اور یہاں پر وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں اگر یہ اتنے نالائق اور نااہل ہیں کہ ہر sector کی ساری schemes پر cap لگانا ہے تو انہوں نے یہ بجٹ کس لئے دیا؟ education کی 12 schemes ہیں جن کا 3 ارب روپیہ بنتا ہے انہوں نے اُس پر بھی cap لگا دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ regular schemes کا بجٹ ایک ارب 16 کروڑ روپے کا ہے جو through forward ہوا ہے اُس میں جنوبی پنجاب کی صرف ایک scheme ہے جس کو آگے بھیجا گیا ہے باقی سب schemes carry on ہوئی ہیں اور جنوبی پنجاب کی وہ سکیم Establishment of Cadet College, Distt. Multan۔ آپ کیا چاہتے ہیں کہ جنوبی پنجاب میں basic education کے ادارے نہ ہوں؟ پنجاب کے اندر ہزاروں سکول ایسے ہیں جہاں shelter less ہیں، جہاں dangerous buildings ہیں، جہاں one room school چل رہے ہیں اور جہاں پر toilets نہیں ہیں لیکن اس کے لئے اس بجٹ کے اندر ایک پیسا نہیں رکھا گیا۔ میرے اپنے حلقہ پی پی-258 کے بچوں اور بچیوں کے 70 سکولوں کو Building Department نے dangerous declare کیا ہوا ہے لیکن اس بجٹ میں اس کے لئے ایک پیسا نہیں رکھا گیا تو ہمارے بچے جو ہمارا مستقبل ہیں اُن کے ساتھ ان کی attachment دیکھ لیں؟ اس کے ساتھ ساتھ بجٹ تقریر کے صفحہ 10 کے اوپر ذکر کیا گیا تھا کہ محترمہ وزیر اعلیٰ special children کی تعلیم و تربیت کے لئے بڑی worried ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سپیشل ایجوکیشن کا سیکٹر ہے اس کے لئے ڈویلپمنٹ کا ایک پیسا نہیں رکھا گیا۔ جناب منسٹر صاحب اپنی تقریر کا صفحہ 10 بھی پڑھ لیں جس میں کہا گیا تھا کہ سپیشل بچے معاشرے کا اہم اور قیمتی حصہ ہیں۔ اس کے لئے ایک پیسا نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! جو سکیمیں ongoing ہیں ان کی history بھی میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ تصویر ہٹا دیں، اس خان کی جو ہمارے دلوں میں بسا ہوا ہے اور ہمارے دلوں کی دھڑکن ہے۔ اس خان کی تصویر کو آپ کہاں کہاں سے ہٹائیں گے۔ یہ ہمارے دلوں میں بس چکا ہے، ہمارے نہیں بلکہ پنجاب کی بارہ کروڑ اور پاکستان کی چوبیس کروڑ عوام کے دلوں کی دھڑکن عمران خان ہے۔

جناب سپیکر! یہاں مریم نواز صاحبہ وزیر اعلیٰ کا ذکر کیا گیا۔ یہ جتنی ongoing سکیمیں ہیں یہ ساری کی ساری عمران خان کے دور کی ہیں۔ ان کی approval کیا ہے کہ پہلی سکیم کی 29/07/2021 کو DDWP ہوئی تھی۔ اگلی سکیم۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! Wind up کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگلی جتنی بھی سکیمیں ہیں ان سب کی approval عمران خان کے دور کی ہے۔ آج میں مال روڈ پر آ رہا تھا تو بینر لگے ہوئے تھے کہ "درخت لگاؤ پاکستان بچاؤ" یہ بینر ابھی بھی لگے ہوئے ہیں میرے پاس ان کی تصاویر بھی ہیں۔ یہ forestry ہے لیکن اس کے لئے ایک پیسا نہیں رکھا گیا کہ جس سے ہم نے پودے لگانے ہیں۔ یہ پودے کہاں سے لگنے ہیں، بینر ضرور لگ گئے ہیں، تصاویر ضرور بن گئی ہیں لیکن بجٹ کے اندر ایک پیسا نہیں ہے۔ بجٹ میں جو رکھا گیا ہے وہ میں پڑھ کر آپ کو سنا دیتا ہوں۔ یہ سکیم نمبر 7269 ہے Chief Minister Plants for Pakistan تو کیا یہ پاکستان کی Chief Minister ہیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! چھ منٹ سے اوپر وقت ہو گیا ہے۔ آپ wind up کریں۔ میں اس سے زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ ہم اپوزیشن ہیں ہم نے ایک ایک سیکٹر پر تیاری کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے ہی ساتھیوں نے بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس تقریر کے اندر ہر جگہ نواز شریف آئی ٹی سٹی، نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کینسر، نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی تو اس اسمبلی کا نام بھی نواز شریف رکھ دیں اور چڑیا گھر کا نام بھی نواز شریف رکھ دیں اور rules میں amendment کر دیں کہ آئندہ آنے والا ہر project آل شریف کا ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ چونکہ جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ نواز شریف آئی ٹی سٹی لاہور میں کیوں ہے اور جنوبی پنجاب میں کیوں نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! آپ کا point آ گیا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! لاہور میں تو پہلے ہی ارفع کریم ٹاور ہے۔ یہ نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کینسر بنا رہے ہیں تو لاہور میں پہلے ہی عمران خان نے کینسر ہسپتال بنا دیا ہے تو اس کو ہم جنوبی پنجاب میں کیوں نہیں لے کر جاتے تاکہ وہاں کے غریب مریضوں کو یہ سہولیات ملیں۔ کیا ہر چیز کا مداوا لاہور کے اندر ہی گھومنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! سات منٹ سے اوپر وقت ہو گیا ہے۔ آپ wind up کریں۔ آپ کے ساتھیوں نے ہی بات کرنی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Youth پٹواریوں کو اچھی نہیں لگتی۔ آپ دیکھیں اس میں کل 1342 ملین کی سکیمیں ہیں۔ اس میں بہاولنگر کی صرف ایک سکیم ہے۔ ہمارے پی پی-258 کے جمنیزیم کی بلڈنگ کو dangerous declare کئے ہوئے دو سال ہو چکے ہیں وہاں ایک پیسا نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! بہت شکریہ۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، محترمہ مہوش سلطانہ صاحبہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے پورے پنجاب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ انہیں محترمہ مریم نواز شریف کی صورت میں پہلی مرتبہ ایک خاتون وزیر اعلیٰ ملنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! محترمہ مریم نواز ایک بہت devoted, hardworking بہادر اور مضبوط خاتون ہیں۔ ان کے وزیر اعلیٰ بننے سے پورے پنجاب کی ہر خاتون کو بلکہ ہر فرد کو بہت زیادہ طاقت ملی ہے۔ انہوں نے ایک ماہ سے کم عرصہ میں 28 بڑے منصوبوں کا آغاز کیا ہے۔ یہ بہت اچھا initiative ہے اور یہ سارے منصوبے بہت اہم ہیں۔

جناب سپیکر! آئی ٹی سٹی کا قیام ان میں سب سے اہم ہے۔ آئی ٹی گریجویٹس کے لئے انٹرن شپ پلان کو شروع کیا ہے۔ میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ آئی ٹی گریجویٹس ایک اچھے بزنس پلان کے ساتھ آئیں گے تو ان کو گورنمنٹ ضرور funding کرے گی تاکہ وہ اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ سیکٹر میں BHUs، RHCs, DHQs, اور THQs کی upgradation and revamping کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ میرے حلقہ چوآسیدن شاہ میں THQ کی upgradation میاں شہباز شریف صاحب نے اپنے 2013-18 کے دور حکومت میں میری درخواست پر کی تھی۔ اس کا کام ابھی مکمل نہیں ہوا تو اس حوالے سے بھی اس کی funding مکمل کی جائے تاکہ THQ چوآسیدن شاہ مکمل ہو سکے۔

جناب سپیکر! شعبہ زراعت میں بہت سارے نئے منصوبوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس میں تمام کسانوں کو یکساں سہولت میسر ہو گی اور وہ اپنی کاشت کو بہتر کر سکیں گے۔ میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ جب میاں شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے سالٹ رینج اور پوٹھوہار ریجن کو Olive Valley کا title دیا تھا اور اسے Olive Valley declare کیا تھا۔ اگر وہاں پر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو وہاں پر ہم Olive اور Olive Oil کی production میں self sufficient ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! شعبہ تعلیم میں کئی پروگرامز کا آغاز کیا گیا ہے جس میں سکولوں کی upgradation ہے، missing facilities, scholarships, Punjab Education Endowment fund, کی فراہمی ہے۔ دانش سکول اور لیپ ٹاپ کی سکیم کو دوبارہ بحال کیا گیا ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ پنجاب بھر میں تمام سکول upgrade کئے جا رہے ہیں۔ میرے حلقہ تحصیل چوآسیدن شاہ میں لہڑ سلطان پور یو سی میں وہالی گاؤں میں ایک پرائمری مڈل

سکول ہے جو 1836 سے مڈل سکول چلا آرہا ہے تو اس کو بھی upgrade کیا جائے تا کہ وہاں کی بچیوں کو بھی تعلیم کی سہولت میسر آسکے۔

جناب سپیکر! پورے پنجاب میں سڑکوں کا جال بچھایا جارہا ہے اور ہر شہر کو گاؤں سے اور گاؤں کو دوسرے گاؤں سے منسلک کیا جارہا ہے۔ یہاں پر میں کچھ تجاویز اپنے حلقہ کے حوالے سے دینا چاہتی ہوں۔ میرے حلقہ کلر کہار سے چوآسیدن شاہ، چوآسیدن شاہ سے پڈ اور کھیوڑا روڈ بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ چوآسیدن شاہ کلر کہار روڈ صحت کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ یہاں پر ہر سال ہزاروں سیاح سیر کے لئے آتے ہیں اور اسی روڈ پر کٹاس راج موجود ہے جہاں پر ہر سال ہندو یاتری اپنی مذہبی رسومات ادا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اس کے علاوہ پوری دنیا سے ہندو کٹاس راج میں آتے ہیں۔ اگر اس روڈ کو بنا دیا جائے گا تو اس سے وہاں پر ٹورازم کو بہت زیادہ فروغ ملے گا۔

جناب سپیکر! چوآسیدن شاہ میں pre-partition ایک گدھالہ باغ ہے۔ اس کا 75 ایکڑ رقبہ ہے۔ اگر اس کو ڈویلپ کیا جائے اور یہاں پر باغات لگائے جائیں۔ اس پر بھی میاں شہباز شریف صاحب نے ایک botanic garden کا منصوبہ دیا تھا کہ اگر اس منصوبے کو بھی مکمل کیا جائے اور یہاں پر نئے درخت لگائے جائیں تو یہ اچھا tourist destination بن سکتا ہے۔ یہاں پر کٹاس راج کو گدھالہ کے ساتھ چیئر لفٹس کے ذریعے بھی connect کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح یہ پورا علاقہ ٹورازم کے حوالے سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ چوآسیدن شاہ وٹلی کسک سے لہڑ سلطان پور روڈ جاتی ہے۔ اس روڈ کا نام ہی Highway to Heaven ہے لیکن یہ Highway to Heaven کھنڈر بن چکی ہے۔ اس روڈ پر خصوصی توجہ دی جائے اور اس پوری روڈ کو چوآسیدن شاہ وٹلی کسک سے لہڑ سلطان پور کو بنایا جائے تا کہ وہاں پر لوگ آسانی سے سفر کر سکیں۔ یہ بھی tourist destination ہے اور یہاں پر روڈز کو بنانے سے سیاحت کو بہت فروغ ملے گا۔

جناب سپیکر! تحصیل چوآسیدن شاہ میں پانی کی کمی بہت serious مسئلہ ہے۔ یہاں پر بہت ساری feasibilities بنائی گئی ہیں جن کے تحت وہاں پر بہت سارے small and mini dams بھی بنائے جا سکتے ہیں خاص طور پر چوآسیدن شاہ میں ایک جگہ ایسی ہے جہاں بہت تھوڑی رقم خرچ کر کے mini dam بنایا جا سکتا ہے۔ وہاں پر dam نہ ہونے کی وجہ سے بارش کا

پانی اور mines کا پانی بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اس پانی کو preserve کیا جا سکتا ہے اور وہاں پر پانی کی کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ پانی کی کمی کی وجہ سے چو آسیدن شاہ کی نایاب لوکاٹ کے باغات اور گلاب کے کھیت ہوتے تھے۔ چو آسیدن شاہ میں مقامی طور پر rose water extract کیا جاتا ہے۔ وہاں mini dams بنانے سے لوکاٹ کے باغات اور گلاب کے کھیتوں کو بچایا جا سکتا ہے۔ میں یہاں پر تجویز دوں گی کہ چو آسیدن شاہ میں اور حلقہ پی پی۔21 میں جہاں جہاں پر mini dams کی feasibility بنتی ہے وہاں پر اس کو ضرور بنایا جائے تاکہ وہاں پر ہمارے کاشت کاروں کو پانی مہیا کیا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Please wind up کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! اس کے بعد ہمارے چو آسیدن شاہ میں ڈگری کالج میں BS 4 years کی classes کو شروع کیا جائے کیوں کہ وہاں پر بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بہت دور دراز علاقوں میں جانا پڑتا ہے۔ اگر وہاں پر BS 4 years کی classes شروع ہو جائیں گی تو ان کو ایک اچھی سہولت میسر ہو گی۔ آخر میں ایک point raise کرنا چاہتی ہوں۔ ہمارا ایک ثقافتی event ہوتا ہے سیدن شراز کا میلہ جو کہ ایک ثقافتی اور قدیمی event تھا جس میں بہت ساری کاروباری سرگرمیاں بھی ہوتی تھیں اور ہمارے روایتی کھیل جس میں نیزہ بازی، گھڑ سواری، گھوڑوں کی دوڑ، بیلوں کی دوڑ، بیل اکھاڑا، کبڈی اور اس طرح کی traditional games ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر دوکانیں لگائی جاتی ہیں۔ اس دربار کے ساتھ ہماری مذہبی affiliation بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ مہوش سلطانہ! Thank you very much! جی جناب وقاص محمود مان صاحب!

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ بہت افسوس ہو رہا ہے کہ پنجاب کے بجٹ کے اوپر discussion ہو رہی ہے اور اس کی seriousness کا اندازا اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کتنے لوگ Treasury Benches پر موجود ہیں۔ CM نے اپنی پہلی speech میں کہا کہ میں پورے پنجاب کی CM ہوں۔ جب کہ انہوں نے اپنا پہلا اقدام جو اٹھایا راشن کا تھیلا جو انہوں نے بانٹنا شروع کیا ہے۔ وہ ن لیگ کے

حمایت یافتہ لوگوں کے ڈیروں پر بانٹنا شروع کیا۔ کیا وہ صرف ن لیگ کے supporters کے لئے ہے یا ان کے ووٹروں کے لئے ہے۔ اس بجٹ میں کئی نئے ادارے بنانے کی تجویز دی گئی۔ بلکہ ان کا انعقاد بھی شروع کیا گیا۔ جیسا کہ Nawaz Sharif IT City میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا نواز شریف صاحب IT expert ہیں۔ Nawaz Sharif Institute of Cancer Treatment کیا نواز شریف صاحب cancer کے اچھے ڈاکٹر ہیں یہ Nawaz Sharif Institute of Cardiology کیا وہ اچھے cardiologist ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا آپ ان سب کو کسی ڈاکٹر کے نام پر یہ بناتے کسی patient کے نام پر اس کو بناتے یہ کسی IT expert کے نام پر اس کو بناتے کسی غریب آدمی کے نام پر بناتے جس غریب کی آپ بات کرتے ہیں۔ اس کو دیکھ کر لگتا ہے کہ شاید اگلے بجٹ پر پاکستان کا نام Sharifistan ہی نہ تجویز کر دیا جائے۔ میرے حلقے کی 6 لاکھ عوام کا یہ سوال ہے میں یہ سوال ان کی behalf پر اس ایوان میں بیٹھے لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان اور خاص طور پر Treasury Benches جو ہیں یہ پاکستان کی غریب عوام کا بجٹ بنا رہے ہیں کہ یہ اس ایوان میں بیٹھا کوئی بندہ سرکاری ہسپتال میں علاج کرواتا ہے کیا اس ایوان میں بیٹھا کوئی بھی بندہ گورنمنٹ سکول یا کالج میں اپنے بچوں کا داخلہ دلواتا ہے۔ اس ہمارے ملک خداداد اور پنجاب کے جتنے گھمبیر مسائل ہیں۔ specially میں education پر بات کروں گا۔ لفظوں سے کام نہیں چلے گا we need radical changes اور وہ تب ہی آئیں گی جب وزیر اعلیٰ، منسٹرز، اور پارلیمنٹیرینز اور بڑے بڑے bureaucrats کے بچے جو ہیں وہ سرکاری سکولوں میں پڑھیں گے۔ اگر ان کے بچے سرکاری سکولوں میں پڑھیں گے تو سکول خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے اگر وہ علاج سرکاری ہسپتالوں سے کروائیں گے تو یقین مانیں سرکاری ہسپتال خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے ورنہ یہ کبھی ٹھیک نہیں ہوں گے یہ صرف الفاظ ہیں بڑی بڑی نئی schemes کا اعلان کیا گیا میرا تعلق PP-142 سے ہے میرے حلقے میں جو سب سے بڑا قصبہ مانا والہ ہے۔ 2013 میں صاف پانی کی ایک سکیم 9 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہو گئی۔ آج 11 سال گزر گئے وہ سکیم مختلف محکموں کی فائلوں میں گم ہے۔ کسی ایک user کو پانی کا ایک قطرہ نہیں ملا کیا فائدہ ان سکیموں کا ہے۔ particular میں education پہ دو منٹ بات کرنا چاہوں گا۔ پنجاب GDP کا 2.4 فیصد education پہ spend کر رہا ہے۔ whereas انڈیا 4.5 فیصد جی ڈی پی کا

کر رہا spend فیصد 4.2 Nepal۔ کر رہا ہے spend فیصد 7 Bhutan ۔ کر رہا ہے spend ہے اور 5.8 Maldives فیصد جی ڈی پی کا ایجوکیشن پہ لگا رہے ہیں۔ پنجاب کا 13 فیصد ٹوٹل بجٹ کا آپ نے ایجوکیشن کے لئے رکھا ہے جس میں بڑا حصہ جو وہ تنخواہوں کا ہے۔ whereas Delhi میں 21 فیصد ہے۔ جو آپ سے بہت زیادہ ہے اگر آپ اپنے سکولز کا comparison کریں پرائیویٹ سکولز اور گورنمنٹ سکولز کا کتنا فرق ہے گورنمنٹ سکولز جو ہیں ان کی bigger premises ہیں۔ پرائیویٹ سکولز کی small premises ہیں۔ گورنمنٹ سکول کے پاس bigger گراؤنڈز ہیں پرائیویٹ سکولز کے پاس سمال گراؤنڈز ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Pleasewind up

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! It's very important. Allow me. Just two minutes please! میں صرف اس بجٹ پر اور ایجوکیشن پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ گورنمنٹ سکولز کے جو employees ہیں وہ high paid employees ہیں میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں PP-142 میں وہاں پہ جتنے گورنمنٹ سکولز ہیں۔ ان کی سیلری زیادہ ہے in comparison to پرائیویٹ سکول کے جو employees ہیں۔ لیکن کیوں گورنمنٹ سکول میں بچے نہیں بھیجتے لوگ کیوں نہیں بھیجتے کیونکہ parents کا confidence نہیں ہے۔ وہاں پہ ڈسپلن نہیں ہے وہاں پہ ڈسپلن کیسے ہو گا۔

جناب اسپیکر! جب اسمبلی میں ڈسپلن نہیں ہے اس اسمبلی میں لوگ ٹائم پہ نہیں آتے۔ اجلاس اگر 10 بجے ہے تو وہ 12 بجے شروع ہوتا ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے سکول میں اور آپ کے اداروں میں ڈسپلن آجائے وہ کیسے آئے گا جب ان لیڈروں میں ڈسپلن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much چھ منٹ سے اوپر ہو گئے ہیں وقاص صاحب آپ کے ہی ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! میں کسی کے خلاف بات بھی نہیں کر رہا خدارا یہ جو الفاظ کا ہیر پھیر ہے ہماری کتابوں میں اور اس بجٹ میں اس کو ختم کریں اور performance based jobs دیں۔ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے وہ ایک کنال میں ہوتا ہے وہ performance based

jobs ہوتی ہے اس میں رزلٹ دینا ہے تو اس کی نوکری رہے گی اور جو سرکاری سکول ہے اور جو سرکاری ہسپتال ہے اور کوئی بھی سرکاری دفتر ہے وہ performance نہیں دیتا کیونکہ اسے پتا ہے کہ میری نوکری کو کچھ نہیں ہو گا آپ کب تک ایسے چلیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much. جی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی! absent ہیں جناب محمد الیاس صاحب وہ بھی موجود نہ ہیں۔ ملک واصف مظہر صاحب!

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! شکریہ، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی مشکل حالات میں پنجاب کا ایک balance بجٹ پیش کیا ہے۔ چیف منسٹر صاحبہ نے اپنی بجٹ تقریر میں جو C.M Initiatives اٹھائے ہیں جن میں مساوی تعلیم کی بات کی، I.T کی بات کی، زراعت کی ترقی کی بات کی، نوجوانوں کے لئے روزگار کی بات کی تو ہماری بھی خواہش ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کی بھی خواہش ہے کہ اس پنجاب کے نوجوان اور اس پاکستان کے 60 فیصد ہیں جن کی ترقی اور روزگار کے لئے کام کیا جائے۔

جناب سپیکر! پنجاب کا تقریباً 4400۔ ارب روپے کا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں آمدنی کا تخمینہ 3300۔ ارب روپے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس خسارے پر میرے کسی دوست نے بات نہیں کی جو تقریباً 1100۔ ارب روپے کے خسارے کا بجٹ ہے۔ آج جس بجٹ پر ہم بحث کر رہے ہیں تو ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آخری کوارٹر پر ہم بجٹ پیش کر رہے ہیں یا پچھلے تین کوارٹرز جو نگرانوں نے اس پنجاب پر حکومت کی اس کو ہم justify کرنے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! این ایف سی کے تحت Federal Divisible Pool سے 2700۔ ارب روپے کا پنجاب کو اس کا حصہ ملنا ہے اور میرے فاضل دوست وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ 25 فیصد اضافے کے ساتھ 650۔ ارب روپے صوبہ پنجاب اپنی آمدنی سے generate کرے گا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا پچھلے تین کوارٹرز میں وہ 25 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے یا ان تین مہینوں میں وہ 25 فیصد اضافہ کیا جائے گا؟ اگر وہ 25 فیصد اضافے کے ساتھ آپ کو آمدنی ہونی ہے تو وہ بھی question mark ہے کہ وہ 25 فیصد آپ نے اضافی ٹیکسوں کے ساتھ حاصل کرنی ہے یا آپ نے

existing taxes سے آمدنی حاصل کرنی ہے؟ یہ ایک question mark ہے جس کے اوپر کوئی بات نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! جیسے میں نے گزارش کی کہ پچھلی نگران حکومت نے جس طرح بیوروکریسی کو رشوت دی، جس طرح کروڑہا روپے کی گاڑیاں ڈپٹی کمشنروں، اسسٹنٹ کمشنروں کو دی گئیں اور اس صوبے کی غریب عوام کا پیٹ کاٹ کر یہ لگژری گاڑیاں بیوروکریسی کو رشوت کے طور پر دی گئیں تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ ایوان ان عیاشیوں کو endorse کرے گا۔

جناب سپیکر! پنجاب کی تقریباً 60 فیصد آبادی direct or indirect زراعت کے ساتھ منسلک ہے اور پنجاب کا کسان جس صورت حال کا سامنا کر رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے 60 فیصد سے زائد معزز اراکین زراعت کے ساتھ منسلک ہیں مگر اس بجٹ میں اس 60 فیصد آبادی کے بارے میں کچھ نہیں کیا گیا۔ برصغیر پاک وہند میں partition سے پہلے یہی پنجاب تھا جو پورے برصغیر کو اناج سپلائی کرتا تھا لیکن اب کیا ہوا کہ پاکستان بننے کے بعد آج پاکستان بھی زراعت میں خود کفیل نہیں ہے۔ آج بھی ہمیں اپنی ضروریات کی گندم باہر سے منگوانا پڑتی ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا پنجاب کی ماؤں نے وہ کڑیل جوان جننے چھوڑ دیے ہیں جو دھرتی کا سینہ چیر کر اناج اُگاتے تھے؟ ایسا کچھ نہیں ہوا۔ آج ہم زراعت کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کر رہے ہیں۔ آج کسان اپنی خوشی غمی بھگتانے کے لئے کوئی نہ کوئی نفع گھاٹا کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واصف صاحب! Please wind up کریں۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! ہمارے کسان سردیوں کی سرد راتوں میں پانی لگاتے ہیں، دھرتی کا سینہ چیر کر اناج اُگاتے ہیں لیکن ایک سال میں اس کے گھر کے دانے پورے نہیں ہوتے تو آج ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اگر اس ملک کو 70 سالوں میں industrial ملک تو نہیں بنا سکے اور ایگریکلچر ملک بھی بنانے سے بھی قاصر رہ گئے۔

جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب کی بات کروں گا۔ محترمہ وزیر اعلیٰ نے بہت اچھی بات کی کہ وہ سب سے پہلے جنوبی پنجاب کی بات کریں گی۔ جنوبی پنجاب میں ترقی آئے گی مگر وزیر خزانہ کی

تقریر میں اگر کینسر ہسپتال بنایا جارہا ہے تو وہ لاہور میں ہے۔ آپ لاہور میں ضرور کینسر ہسپتال بنائیں مگر راجن پور ضلع میں بھی ایک کینسر ہسپتال ضرور بننا چاہئے۔ آپ I.T Tower لاہور میں ضرور بنائیں مگر کیا جُرم ہے بہاولپور اور ملتان کے عوام کا تو وہاں پر بھی ایک I.T tower ہونا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اڑھائی سو ارب روپے کی اورنج ٹرین اگر لاہور میں چلتی ہے تو اس کے سُود کے پیسے روہی میں ٹوبے سے پانی پینے والا بھی ادا کرتا ہے۔ جس صوبے کے لوگوں کو ان ٹوبوں سے جہاں جانور پانی پیتے ہیں، وہاں سے پانی پینا پڑتا ہے لیکن اورنج ٹرین کے سُود کے پیسے وہ ادا کرتا ہے تو یہ ناانصافی اس صوبے کے عوام کے ساتھ روا نہ رکھی جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہاڑی روڈ بنانے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے کیونکہ یہ ایک "قاتل روڈ" بن چکا تھا جس پر میں وزیر خزانہ کا بہت مشکور ہوں۔ میری گزارش ہے کہ میرے حلقہ ٹاٹے پور، لوٹھڑ روڈ، پیراں غائب روڈ اور جنگل مڈیالہ روڈ پر بھی توجہ دی جائے۔ میں آخر میں ایک شعر عرض کرتا ہوں کہ:

میں تسا میڈی دھرتی تسی
تسی روہی جائی میکوں آکھ نہ پنج دریائی

جناب سپیکر! شکریہ،

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ واصف صاحب! جی، میجر سرور صاحب!

جناب محمد غلام سرور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین o جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ کی اور اپنے بھائیوں کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ 9 مئی کا بہت ذکر ہوتا ہے۔ ہر دفعہ یہی کہا جاتا ہے جو کچھ 9۔ مئی کو ہوا اس کا خمیازہ ہم آج بھی بھگت رہے ہیں لیکن مجھ سے میرا اکلوتا بیٹا چھین لیا گیا۔ اس وقت جھنگ میں میرے دفتر میں دھماکہ کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ گیس کا دھماکہ ہوا ہے۔ یہ نہ سوچتے ہوئے کہ جھنگ میں تین بجے سے لے کر چھ بجے تک گیس کی لوڈشیڈنگ ہوتی تھی۔ پھر ظلم یہ ہوتا ہے کہ فوراً CCTV کیمرے اور CDR اٹھا لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سے بڑا ظلم یہ کہ تقریباً آدھے گھنٹے کے اندر اندر طالبان اس واقعہ کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں اور سوشل میڈیا اس سے بھر جاتا ہے۔ میں آپ سب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ آج سے نہیں ہو رہا، ایوان میں دونوں طرف بیٹھے ہوئے معزز اراکین اس سے متاثر رہے ہیں۔ میں جب طالب علم تھا تو خواجہ سعد رفیق اور خواجہ سلمان رفیق کے والد کو شہید کیا گیا۔ کوئی انکوائری نہیں ہوئی، کچھ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر نذیر کو شہید کیا گیا لیکن کچھ پتا نہیں چلا اور آج میرے جو بھائی ایوان کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ہیں تو انہیں بھی پتا ہے کہ کل کو آپ نے اِدھر آ جانا ہے۔ جب تک ہم متحد ہو کر سب مل کر اس ظلم وستم کا خاتمہ نہیں کرتے اور ہم سب یک زبان نہیں ہو جاتے کہ کسی کے ساتھ اس طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا تو یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروائی جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں فوجی خاندان سے تعلق رکھتا ہوں، میں یہ صدمہ برداشت کر بھی رہا ہوں اور کر لوں گا۔ انشاء اللہ لیکن بہت لوگ ہیں جن کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے اور وہ بیچارے آواز بھی نہیں اٹھا سکتے۔ میری آپ اور پورے ایوان سے یہ درخواست ہو گی کہ ہم یہ نہ سمجھیں کہ یہ اپوزیشن میں بیٹھنے والے ایک فرد کا بیٹا تھا اور اُس کا اکلوتا بیٹا تھا میرے بھائیو! کل آپ نے بھی اپوزیشن میں ہونا ہے۔ اس طرح کا ظلم وستم صرف میجر سرور کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی رسائی یہاں تک نہیں ہے اور وہ اپنا دُکھڑا یہاں نہیں رو سکتے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ ایوان کو اعتماد میں لیں مجھے پورا یقین ہے کہ جو ایوان کے دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے ہیں ہر باپ کی feelings وہی ہو گی جو اس وقت میری ہے۔ میں نے تو جو کھونا تھا کھو دیا ہے لیکن اگر ہم متحد ہو جائیں گے تو یہ امید رکھ سکیں گے کہ آئندہ کسی کو اس طرح کا صدمہ برداشت نہیں کرنا پڑے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! Please wind up کریں۔

جناب محمد غلام سرور: جناب سپیکر! بات بجٹ کی ہو رہی تھی، میں نے اُس میں اپنا دُکھڑا رونا شروع کر دیا لیکن یہ دُکھڑا ہم سب کا ہے اور ہم سب اس سے متاثر ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم جناب ذوالفقار علی شاہ!

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! First of all my heart goes out to Major Sahib. میں نے بھی دو بیٹے کھوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ والدین کی زندگی میں بہت بڑا اخلاء پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ یہ سمجھیں کہ جگر پھٹ جاتا ہے۔ میجر صاحب! اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے، آپ کو صبر دے اور جو چلا گیا اس کے درجات بلند کرے۔

جناب سپیکر! میں دو تین دن پہلے یہاں سے بڑا خوشی خوشی 3 کلو گرام وزنی کتابیں اٹھا کر گھر گیا اور میں نے سوچا کہ میں پہلی بار اسمبلی میں آیا ہوں اس لئے میں بھی contribute کروں گا۔ جب کتابیں دیکھیں تو احساس ہوا کہ میں تو مال بردار جانور ہی تھا جو اِن کو اٹھا کر لے آیا ہوں۔ یہ کتابیں میرے لئے meaningless ہیں۔ جو jargons اُن میں استعمال کی گئی ہے میں اُس سے واقف ہوں۔ اسے کہتے ہیں Information overload کہ جہاں آپ نے transparency نہ رکھنی ہو، جہاں آپ نے کوئی بات نہ بتانی ہو وہاں اتنی information دے دو کہ لوگوں کے دماغ کام ہی نہ کر سکیں۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ یہ وقت ہے کہ ہمیں تھوڑا تھوڑا evolve کریں کیونکہ حالات بہت خراب ہیں۔ ہم IMF کے سامنے لیٹے ہوئے ہیں اور ہمارے پاس limited resources ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کم از کم اِن resources کو صحیح طرح استعمال کیا جائے اور اُن میں transparency ہو، کوئی direction ہو اور ہمیں پتا ہو کہ ہم جو investments کر رہے ہیں وہ کل ہمیں کیا نتیجہ دیں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے ایک کتاب پیش کرتا ہوں یہ Handbook for Members ہے۔ جہاں پر آپ نے لوگوں سے کام لینا ہو یا انہیں کچھ سمجھانا ہو تو وہاں پر کوشش کی جاتی ہے۔ ہماری فنانس منسٹری کو چاہئے تھا کہ ان ممبران کے لئے، میرے جیسے ممبر جو اتنی عقل نہیں رکھتے اُن کے لئے بجٹ کی handbook بنا دیتے تاکہ ہمیں سمجھ آتی ہم بھی compare کر سکتے کہ کون سی چیزیں کس کے ساتھ ہیں، کہاں زیادہ پیسا allot کیا گیا ہے، کہاں سے آرہا ہے، کہاں جا رہا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔ میں ساڑھے 9 سال تحصیل ناظم رہا ہوں۔ جب ہم نے وہ term start کی تھی تو ہم نے بھی اسی قسم کے بجٹ بنائے تھے جب ممبران آتے تھے تو وہ بیچارے اپنی سکیمیں ہی ڈھونڈتے رہتے تھے۔ مجھے احساس ہوا کہ ہم تو اِن لوگوں کے ساتھ زیادتی

کر رہے ہیں۔ پھر اللہ کا کرنا ہوا کہ جب ہمیں تھوڑی سے مدد ملی تو ہم نے evolve کر کے، میں یہ terms اپنے فنانس منسٹر کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسے کہتے ہیں performance management, performance budgeting, performance auditing, performance indicators. دنیا تو اِدھر جا رہی ہے اور ہم اسے گڈ مڈ کر رہے ہیں۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم کیا کرنا چاہ رہے ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ اس وقت حالات کیا ہیں۔ میں indicators کی بات کر رہا ہوں، آپ کو پتا ہے کہ اس وقت بجلی چوری کی کتنی FIRs ہو رہی ہیں؟ لوگ آپ کی will کو resist کر رہے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ جب آپ نے رمضان کے لئے اشیائے خورد و نوش کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تو آپ نے کتنے جرمانے کئے؟ میرے ڈسٹرکٹ میں 42 لاکھ روپے جرمانہ ہوا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ آپ کے exchequer میں آ گیا ہو گا لیکن یہ جرمانہ غریب لوگوں اور ٹھیلے والوں سے وصول کیا جا رہا ہے۔ وہ لوگ resist کر رہے ہیں اور repeat offenders ہیں۔ یہ indicators اس بات کو indicate کر رہے ہیں کہ آگے کس قسم کی desperations آ رہی ہیں اور آپ جو بجٹ دے رہے ہیں وہ vague بجٹ ہے، اس میں کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ باقی ہم نے پاس کرنا ہے، وہ ہم کر دیں گے۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ہم اس وقت بہت مشکل مراحل میں ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ IMF والے کہتے ہیں کہ صوبوں کے پاس جو unspent money ہے وہ واپس لی جائے۔ آپ کس قسم کی باتیں کر رہے ہیں، کس قسم کی چیزیں کر رہے ہیں۔ کوئی سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ ہم نے سیکھنا کب ہے؟ بار بار وہی مکھی پہ مکھی ماری جا رہی ہے۔ براہ مہربانی یہ ہمارا استحقاق ہے کہ ہمیں سمجھایا جائے۔ ہمیں بے شک مارا جائے لیکن پہلے ہمیں سمجھایا جائے۔ اگر ہم غلطی کریں تو بے شک ہمیں ماریں لیکن پہلے ہمیں سمجھایا جائے، پڑھایا جائے تاکہ پتا تو چلے کہ ہم یہاں کرنے کیا آئے ہیں۔ ہمارے سامنے کیا چیزیں پیش کی جا رہی ہیں۔ یہ ہمارا استحقاق مجروح ہو رہا ہے، ہمیں اندھیرے میں رکھ کر ہمارا استحقاق مجروح کیا جا رہا ہے۔ ہمارا right to know ہے ہم یہاں پر ایک collective wisdom لے کر آتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم ٹیکنیکل لوگ نہیں ہیں لیکن ایک collective wisdom ہے جس کو اس پر super impose کیا جاتا ہے تاکہ بہتر decision making ہو سکے۔ پتا لگے کہ

عوام کیا چاہتے ہیں، ہم اپنی عوام کے ساتھ mediators ہیں۔ یہ ہمارا Constitutional function ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! بہت شکریہ۔ اگلے مقرر ہیں محترم جناب ملک فہد مسعود! وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلے مقرر بریگیڈیئر مشتاق صاحب ہیں۔

جناب مشتاق احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میرا بھی اس اسمبلی میں آنے کا یہ پہلا موقع ہے۔ میں نے جتنے بھی session attend کئے ہیں آپ یقین کریں کہ مجھے ایک session دوسرے session سے زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ میں نے اتنے غیر ذمہ دار لوگ اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ اگر کسی کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو ہوتا رہے مجھے بات کرنے دیجئے گا۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ خدا کا واسطہ ہے آپ پانچ منٹ کی قدغن مت لگائیں۔ اگر آپ نے پانچ منٹ کی قدغن لگانی ہے تو آپ نے جو چھ سو صفحات ہمارے متھے ڈالے ہیں جس میں اگر صرف road sector کو دیکھنا شروع کر دیں تو اس کے 36 heads ہیں۔ کہیں پر وہ ڈسٹرکٹ میں چلا جاتا ہے، کہیں وہ Chief Minister initiative میں چلا جاتا ہے، کہیں وہ foreign funded ہے، کہیں وہ PSDP ہے، کہیں وہ federally funded ہے۔ کون ایسا شخص ہے جو اس کو سمجھ سکے، یہاں آکر اپنے حلقے اور اس بجٹ کی پانچ منٹ میں بات بھی کر سکے مجھے وہ expert بتا دیں؟ چلیں ہمیں یہ بتا دیجئے کہ ہم نے پچھلے سال ایجوکیشن میں 13 فیصد رکھا تھا اور اب یہ تیر مارا ہے کہ 21 فیصد رکھ دیا ہے۔ پچھلے سال ہم نے road sector میں 35 فیصد رکھا تھا اور آج ہم سہانا پنجاب چاہتے ہیں اب ہم نے 57 فیصد رکھا ہے۔ یہ رقم کہاں سے لے کر آئیں گے اور آپ کہتے ہیں کہ صرف پانچ منٹ میں بات کریں۔ خدا کے لئے میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں مہربانی کریں اور ہمیں ٹائم دیں۔ ہم آپ کا ٹائم ضائع نہیں کریں گے، کسی کے اوپر کوئی attack نہ کریں، صرف بات کریں گے اور to the point کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بریگیڈیئر صاحب! دیکھیں یہاں آپ کے colleagues نے ہی بات کرنی ہے۔ اعجاز شفیع صاحب نے دس پندرہ منٹ بات کی ہے اور اپوزیشن لیڈر نے ایک گھنٹہ سے زیادہ بات کی ہے۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اگر مجھے پانچ منٹ دینے ہیں تو مجھے پانچ منٹ بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، آپ جاری رکھیں۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میرا علاقہ پنڈ داد نخان ہے جو ڈسٹرکٹ جہلم کا حصہ ہے۔ I come from PP-26 خدا کی قسم میں جب بھی PP-26 میں جاتا ہوں اور surrounding area کو دیکھتا ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ I am in the worst part of Pakistan not of Punjab only. I have travelled all the four provinces of Pakistan. میں نے infrastructure اور development میں کام کیا ہوا ہے۔ میں آپ کو صرف تین مثالیں دوں گا۔ میرے حلقے میں ایک روڈ بننا شروع ہوئی ہے، اس روڈ کا نام "للہ جہلم dualization" ہے اور وہ 128 کلومیٹر کی روڈ ہے۔ اس کی inauguration نومبر 2021 میں ہوئی تھی، اس نے 30 مہینوں میں مکمل ہونا تھا اور آنے والے اپریل میں مکمل ہونا تھا۔ اِس کی total cost was around 14.6 billion۔ اس میں دو component تھے ایک province کا اور دوسرا federal کا۔ آج تقریباً 30 مہینے گزرنے کے بعد اس کی financial progress 38٪ ہے۔ میں گزارش صرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں کیوں اس پر focus کر رہا ہوں؟ This is mother of all evils as far as my Tehsil Pind Dadan Khan and District Jhelum is concerned لوگ مجبور ہو چکے ہیں، بزنس تباہ و برباد اور ختم ہو چکا ہے۔ Khewra Mines are falling in this area کھیوڑہ مائنز کا visitors within last about two and half years 60٪ decline ہو چکا ہے۔ ہمارے پہلے سپیکر قومی اسمبلی راجہ پرویز اشرف صاحب تھے انہوں نے وہاں visit کیا، وہ اُس وقت سپیکر قومی اسمبلی تھے، انہوں نے پنڈ دادن خان کے لوگوں سے کہا کہ مجھے رات کو نیند نہیں آئے گی اور میں

صبح جا کر فنڈز ریلیز کراؤں گا۔ اب نیندیں بھی آئیں گی، وہ سب سو رہے ہیں اور نئی حکومتوں میں چلے گئے ہیں۔ جناب محمد بلیغ الرحمٰن بھی وہاں پر گئے، he was the Governor of the Punjab اور انہوں نے کہا کہ مجھے تو پتا نہیں ہے کہ آپ کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔ میں یہ کر دوں گا اور میں وہ کر دوں گا۔ he was an ineffective Governor، کچھ بھی نہیں ہوا جب یہ گورنمنٹ ختم ہوئی اور (ن) لیگ کے ٹکٹ تقسیم ہونے لگے تھے تو (ن) لیگ کا پینل جناب محمد شہباز شریف صاحب کے پاس گیا اور انہوں نے کہا کہ مجھے تو کسی نے بتایا نہیں تھا۔ اگر مجھے بتاتے تو میں یہاں پر سڑکوں کا جال بچھا دیتا لیکن کچھ نہیں ہوا۔ یہاں پر Minister C&W نہیں بیٹھے، اگر وہ آ جاتے، ان سے تھوڑی سی بات ہوئی جونہی انہوں نے منسٹری کا چارج سنبھالا تو وہاں روڈ پر گئے۔ میں نے ان کی فوٹو دیکھی بڑے کروفر میں گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں آرڈر دے رہا ہوں، کیا آرڈر دیا؟ ایک روپیہ بھی ریلیز نہیں ہوا۔ میں اس کے اثرات آپ کو بتاتا ہوں، میں ڈسٹرکٹ جہلم کی صورتحال بتاتا ہوں کہ 2008 اور 2013 میں ہماری چار ایم پی اے کی سیٹیں تھیں۔ (ن) لیگ کے دور میں وہاں پر اتنی ترقی ہوئی ہے کہ آج ہماری تین سیٹیں رہ چکی ہیں اور ہم دوسری ایم این اے کی سیٹ ہارنے کے نزدیک پہنچ چکے ہیں۔ یہ روز کہتے ہیں کہ فلاں انسٹیٹیوٹ، فلاں انسٹیٹیوٹ لاہور میں ہو گا۔ اگر آپ نے یہ جاری رکھا تو ہو سکتا ہے کہ اگلی اسمبلی پنجاب کی صرف لاہور سے منتخب ہو کیونکہ کوئی بندہ دوبارہ اپنے village area جانا پسند نہیں کر رہا۔ اس روڈ نے اس ضلع اور اس 128 کلومیٹر کے علاقے کو مریض بنا کر رکھ دیا ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہہ رہا ہوں اگر آپ کو کوئی شک ہے تو کل میرے ساتھ چلیں اور اگر آپ نے دوبارہ وہاں پر visit کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو میرا سر ہو گا اور آپ کے جوتے ہوں گے۔ خدا کے لئے منسٹر صاحب جائیں اور جا کر Khewra Mines کو دیکھ لیں۔ لوگ تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ This was an artery between Motorway network and Kashmir کیا قصور تھا کہ عمران خان نے افتتاح کیا، اگر عمران خان کا نام نہیں پسند تو اس کا نام ختم کر دو، اُڑا دو جو مرضی ہے کرو لیکن اس روڈ کو مکمل کر دو۔ اس میں پنڈ دادن اور ضلع جہلم کا کیا قصور ہے؟ ہمارا کیا قصور ہے؟ ہماری اس وقت پانچ سیٹیں تھیں ہم نے تین ایم پی اے کی جیتی ہیں، دو جیتی سیٹوں پر notification (ن) لیگ کا ہوا ہے۔ خدا کے لئے اگر notification کر بھی دیا ہے تو کچھ ان

لوگوں کو ان کا حق دے دو۔ میں صرف آپ سے ایک روڈ کے پراجیکٹ کی بات کر رہا ہوں۔ اگر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، اگر ان کو اس ضلع اور اس کے لوگوں کا کچھ خیال ہے تو خدا کے لئے اس پراجیکٹ کو complete کروائیں۔ اگر نہیں کروانا تو جہلم والوں کو بتا دیں کہ بھائی آپ کہیں اور چلیں جائیں۔ میں آپ سے بڑے دکھ کے ساتھ یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر ہمارے یہی حالات رہے تو انشاء اللہ اگلی دفعہ ضلع جہلم کی ایم پی اے کی دو سیٹیں رہ جائیں گی لیکن میں آپ کو اس floor پر بتا کر جانا چاہتا ہوں کہ جب میں election campaign کر رہا تھا کہ اگر پی ٹی آئی جیتی تو یہ پراجیکٹ سب سے پہلے complete ہوگا۔ یہ ساڑے 14 ارب روپے کا پراجیکٹ ہے 2023-24 کے اندر 1.8 بلین روپے رکھے گئے اور صرف 500 ملین روپے ریلیز کئے گئے، یہ مذاق کیا گیا ہے کیا ہم کسی سے بھیک مانگ رہے ہیں؟ میں اس floor پر یہ بات کرنا چاہتا ہوں بیشک جو مرضی کسی کو تکلیف ہو تو ہوتی رہے یا یہ سڑک بنوائیں نہیں تو انشاء اللہ میں (ن) لیگ کی سیاست ضلع جہلم سے ختم کروں گا۔ Let this be known to everybody لوگوں کو احتجاج کے اوپر اس حد تک مت لے کر آئیں کہ لوگ موٹروے بند کر دیں۔ لوگوں کے کاروبار تباہ ہو چکے ہیں، ہمارا بزنس تباہ ہو چکا ہے، لوگ فوتیدگیوں پر جانا چھوڑ گئے ہیں۔ میری آپ سے دست بدست گزارش ہے کہ اگر آپ کو ایک فیصد بھی خیال ہے تو خدا کے لئے اس روڈ کے لئے پراجیکٹ کو شروع کروائیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ پراجیکٹ شروع کرائیں۔ کوئی ڈاکٹر وہاں پر جانے کو تیار نہیں ہے، کوئی استاد وہاں پر جانے کو تیار نہیں ہے اور کوئی بندہ وہاں پر investment کرنے کو تیار نہیں ہے۔ جتنی انڈسٹریز وہاں پر تھیں وہ ساری تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ لوگ وہاں پر فوتیدگیوں اور شادیوں پر باہر آنے سے انکاری ہیں average speed of Prado اور Prado سے کون سی بڑی گاڑی ہے جو آپ استعمال کریں گے، average travelling speed on this road جو کھڈوں میں تبدیل ہو چکی ہے اس وقت اس پر average speed 20 کلو میٹر فی گھنٹہ ہے۔ اس کا 128 کلو میٹر ایریا ہے میں نے الیکشن کمپین کی ہے اور میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میرا traveling time point ‘a’ to ‘b’ about six hours ہوتا تھا، دن کے 8 گھنٹے ہوں ، شام کو دھوپ ختم ہو جائے اور صبح ہو، آپ مجھے بتائیں کہ آپ الیکشن کمپین کیا کریں گے؟ آپ نے دو ایم این اے notify کرائے ہیں وہ ہارے ہوئے ہیں۔ آپ notify کرا کر خدا کے لئے ان

لوگوں کو ان کا کچھ حق دیں۔ میں اس وقت آپ کو چھوٹی سی دو statistics اور دوں گا، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ روڈوں کے بادشاہ ہیں اور روڈوں کے تاج ہیں۔ اس وقت ضلع جہلم کے اندر روڈز کے 37 پراجیکٹس ہیں وہ پراجیکٹس installed 100٪ ہیں for last two to three years, اور 14 billion کی estimated cost ہے جو کہ 7 بلین روپے لگ چکے ہیں، آپ کہتے ہیں پانچ منٹ لیں تو میں پانچ منٹ میں کیا بات کروں؟ 7 بلین روپے لگ چکے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو آپ کو 8 منٹ سے اوپر ہو چکے ہیں۔ آپ wind up کر لیں۔

جناب مشتاق احمد: جو documents دیئے، 6.7 بلین forward through میں چلے گئے ہیں، مجھے بتائیں کہ ہم کدھر جائیں۔ تحصیل پنڈدادن خان BHUs اور جتنی بھی health entities ہیں وہاں 93 ڈاکٹرز authorized ہیں، 29 ڈاکٹرز available ہیں اور ڈاکٹرز کی average attendance twenty ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ہم health provide کریں گے I don't know کہ آپ کس سیارے کی بات کرتے ہیں؟ آپ کہاں پر health provide کریں گے؟۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بریگیڈیئر صاحب! آپ please wind up کریں۔

جناب مشتاق احمد: میرا علاقہ بارانی علاقہ ہے وہاں کنوال میں کوئی 30 کروڑ روپے کی ایک سکیم کی تھی پھر مصیبت یہ تھی کہ وہ عمران خان کے زمانے میں کی تھی اڑھائی سال سے پراجیکٹ بند ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ یہ جہلم اور تحصیل پنڈدادن خان سے کس چیز کا بدلہ لیا جارہا ہے؟ میری آپ سے request ہے، میں honestly اس پر بہت جذباتی ہوں اور میں اس لئے جذباتی ہوں کہ لوگ مر رہے ہیں میں کیوں نہ جذباتی ہوں؟ لوگ مر رہے ہیں اور ہم یہاں پر بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بنائیں تو بندہ وہاں سے نکل سکے گا تو انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی پہنچے گا۔ وہ وہاں سے چل ہی نہیں سکتا، وہ آ ہی نہیں سکتا، میری request صرف تین چیزوں پر ہے law and order تباہ و برباد ہو چکا ہے کوئی پولیس افسر وہاں ٹھہرنے کو تیار نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ please wind up کریں۔ آپ کے اور colleagues نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب مشتاق احمد: میں صرف ایک منٹ میں ختم کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت سارے ساتھی رہ جائیں گے۔ یہ آپ لوگوں کی طرف سے ہی لسٹ آئی ہے۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! کوئی نہیں رہے گا اگر رہ جائیں گے تو ہم سارے ادھر ہی ہیں۔ ہم کون سے ادھر سے ہیرے نکال رہے ہیں۔ ہم نے صبح دو گھنٹے صرف تصویر پر ضائع کر دیئے ہیں اور ادھر ہمیں ٹائم کی پڑی ہوئی ہے۔ میری صرف دو منٹ کی گزارش ہے۔ میری گزارش ہے کہ خدا کے لئے please اس روڈ کے لئے کچھ کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پاس آخری 30 seconds ہیں۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! جو ڈاکٹرز کا مسئلہ ہے یہاں پر چونکہ شاید relevant بندہ ہے ہی نہیں، please اس کو complete کریں۔ جو projects install کئے ہوئے ہیں اگر میں ان کی تفصیل میں جاؤں گا تو اگلے دو گھنٹے گزر جائیں گے تو خدا کے لئے ان projects کو complete کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بریگیڈیر صاحب! آپ honourable Finance Minister صاحب سے discuss کر لینا وہ یہاں پر تشریف فرما ہیں آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ آپ کے جو بھی issues ہیں انشاءاللہ resolve ہوں گے۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! اگر اُدھر کسی نے جانے دیا تو ان شاءاللہ ضرور جائیں گے۔ ہمارا کام ہے ان شاءاللہ ہم ضرور جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much.

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! بہت مہربانی، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ سعدیہ مظفر!

محترمہ سعدیہ مظفر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! دختر پاکستان محترمہ مریم نواز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب، معزز اراکین پنجاب اسمبلی میری بہنیں اور بھائیوں اسلام علیکم! اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہماری قائد ایوان محترمہ مریم نواز شریف کی سربراہی میں مسلم لیگ (ن) نے

صوبہ پنجاب کا ایک ایسا انقلابی بجٹ پیش کر دیا ہے کہ جس میں مزدور، کسان، محنت کش، طالب علم اور خصوصاً خواتین کے لئے تاریخ ساز اقدامات اٹھائے ہیں جس کی نظیر نہیں ملتی۔ میں اس بجٹ پر اپنی پیاری وزیر اعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ بیشک خون اثر دکھاتا ہے جس طرح میرے قائد محترم میاں محمد نواز شریف صاحب نے پاکستان کی خدمت کی ہے وہ ہمیشہ تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھی جائے گی۔ اس طرح میرے قائد محترم کی بیٹی اپنے عظیم والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نہ صرف پنجاب کو بلکہ پاکستان کو ایک عظیم اسلامی فلاحی مملکت بنائیں گی۔ میں اپنی قائد دختر پاکستان محترمہ مریم نواز شریف کو یہ یقین دلاتی ہوں کہ ہم تن من دھن سے آپ کے شانہ بشانہ عمل پیرا رہیں گے۔

منزلیں خود نئی منزل کا پتا دیتی ہیں
کامرانی کے لئے شرط ہے چلتے رہنا

میں اپنی قائد دُختر پاکستان کی نظر ایک شعر پیش کرتی ہوں کہ:

مرے ساتھیو مرے ہمدمو یہ بجا کہ تیز خرام ہوں
مرے ساتھ ساتھ چلے چلو میں نئی سحر کا پیام ہوں

جناب سپیکر! بہت شکریہ پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، محترم جناب محمد طاہر!

جناب محمد طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب کے علاقے تونسہ سے ہوں اور پہلی دفعہ یہاں اسمبلی میں الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے جناب عمران خان کی برکت سے ہمیں موقع دیا۔ میں اپنے علاقے کی نوعیت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں بجٹ کے اندر جنوبی پنجاب کا ذکر ہوتا ہے اور جنوبی پنجاب کے مختلف علاقہ جات کے اندر پچھلے دو سال پہلے جو سیلاب آیا تھا اُس سیلاب کے اندر وہاں کی سڑکیں اور تمام تر نظام مکمل تباہ ہو چکا تھا اور خصوصاً ان سڑکوں کی تباہی کے بعد ہر وقت جنوبی پنجاب کا نعرہ ضرور لگایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ فنڈز کے اندر جنوبی پنجاب کا باقاعدہ حصہ بجٹ میں رکھا جائے گا لیکن ہم وہ سب ہریالیاں، وہ سب سہولتیں صرف شہری آبادیوں میں دیکھتے ہیں اور جنوبی پنجاب کے دیہی علاقوں کے اندر ہمیں اس طرح کی کوئی بھی

صورت نظر نہیں آتی ہے خصوصاً میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے اس ایوان کو بھرپور متوجہ کرنا چاہتا ہوں اس وقت میرے پاس یہ ایک پوری فائل ہے اس پوری فائل کے اندر تقریباً 300 افراد جو تین ماہ میں کینسر سے فوت ہو چکے ہیں اور کینسر اس وقت وہاں پر وبائی صورتحال اختیار کر چکا ہے بجٹ میں جب بھی دیکھا جاتا ہے تو ہر قسم کے ہسپتال، ہر قسم کی ضروریات اور صحت کے حوالے سے جو بھی فنڈز جاری کئے جاتے ہیں وہ شہری آبادیوں کے لئے دیئے جاتے ہیں یہ بھی کہا گیا کہ کینسر ہسپتال بنایا جارہا ہے تو پھر کینسر ہسپتال لاہور کے اندر تو خدارا جنوبی پنجاب کو ضرور دیکھیں۔

جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ اُن علاقوں میں کینسر ایک وبائی صورتحال اختیار کر چکا ہے آئے روز میرے نوجوان اسمبلی کے باہر کتبے اُٹھا کر کھڑے رہتے ہیں، احتجاج کرتے ہیں میں حلقے میں جاتا ہوں تو میری مائیں اور بہنیں کینسر کے حوالے سے گلیوں میں، روڈوں پر میرے نوجوان احتجاج کرتے ہیں لیکن پھر سننے کو ملتا ہے کہ کینسر ہسپتال لاہور کے اندر بنایا جارہا ہے تو میں اس حوالے سے منسٹر صاحبان سے بھی درخواست کرتا ہوں دوسرا اس وقت صحت کے حوالے سے وہاں پر کئی جگہوں پر ڈسپنسریاں بنائی گئی، چھوٹے چھوٹے ہسپتال بنائے گئے جن کی عمارتیں تیار ہو چکی ہیں لیکن تیار ہونے کے بعد جب پوچھا جاتا ہے وہ عمارتیں کھنڈرات بنتی جارہی ہوتی ہیں، جب جاتے ہیں، دیکھتے ہیں تو پوچھتے ہیں وہ کہتے ہیں بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے اس عمارت کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کرنا ہے تو خدارا جو چیزیں کرنی ہیں وہ کریں، وہ عمارتیں کھنڈر نہ بنیں۔ وہ عمارتیں جو پچھلے تین تین سالوں سے چار چار سالوں سے بنی ہوئی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ ہم ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کریں گے، پتا نہیں کب کریں گے، ہمیں نہیں نظر آتا کہ کب اس پر بات چیت ہو گی اور کب یہ معاملات حل ہوں گے؟

جناب سپیکر! یہاں لاہور کی ہریالیوں، یہاں لاہور کی ترقیوں پر ہمیں خوشی ہوتی ہے یہ بھی ہمارا شہر ہے لیکن خدارا اُس جنوبی پنجاب میں جہاں آئے روز لاشیں گر رہی ہیں، جہاں آئے روز سڑکوں کی وجہ سے لوگ مریضوں کو چارپائیوں کے ساتھ باندھ کر نیچے اُتارتے ہیں اور اس پوزیشن کے اندر جب ہم یہاں ایوان میں سنتے ہیں کہ ماشاءاللہ Air-Ambulance کا انتظام ہو رہا ہے تو بھائی Air-Ambulance کا ضرور انتظام کریں پر چھوٹے چھوٹے اُن غریب علاقوں کو بھی کچھ ambulances فراہم کریں، اُنہیں بھی پوچھیں، وہاں کی بھی سڑکیں بنائیں، وہاں کے

حالات کو بھی دیکھیں۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور خصوصاً ہمارے اپوزیشن لیڈر جناب احمد خان صاحب نے ہیلتھ کے بارے میں اور بجٹ کے اندر اس پر بات چیت کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب اور تونسہ کے علاقوں کو کینسر کے حوالے سے انتہا درجے کی پریشانی کی صورتحال ہے، راستوں کے حوالے سے سیلاب کے بعد سے وہاں تمام راستے کھنڈرات کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ اس وقت 2024 کے اندر آج بھی لوگ وہاں پر بارشوں کا پانی جو وہاں جوہڑوں میں اکٹھا ہوتا ہے وہ پی رہے ہیں اسی وجہ سے وہاں بیماریاں ہیں کہا یہ جاتا ہے کہ تھر کا علاقہ پسماندہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، طاہر صاحب! wind up کریں۔

جناب محمد طاہر: جناب سپیکر! میں ایوان میں حلف سے کہہ سکتا ہوں سب سے زیادہ پسماندہ ترین علاقہ کوہ سلیمان کا دامنی علاقہ ہے اُس علاقے کو ضرور پوچھا جائے شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طاہر صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترم جناب فیلبس کرسٹوفر!

جناب فیلبس کرسٹوفر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اپنے نجات دہندہ خداوند یسو مسیح کا شکر گزار ہوں اس کے بعد اپنے قائد میاں محمد نواز شریف صاحب، میاں محمد شہباز شریف صاحب، میاں حمزہ شہباز اور اپنی لیڈر اپنی قائد محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ کا کہ جنہوں نے مجھے ایم پی اے کی عزت سے نوازا۔

جناب سپیکر! میری جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) نے ہمیشہ کی طرح یہ بجٹ عوام کی خدمت کا بجٹ پیش کیا اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنی قائد وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کا جنہوں نے پنجاب میں بسنے والی مذہبی اقلیتوں کے لئے اچھا بجٹ دیا، میں اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے چیف منسٹر محترمہ مریم نواز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے میری اور محترمہ راحیلہ خادم حسین کی درخواست پر پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار مسیحی قوم کے مذہبی تہوار ایسٹر پر مسیحی قوم کو خصوصی 10 کروڑ روپے کا پیکج دیا جو کہ اس سے پہلے پاکستان کی تاریخ میں آج تک نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! ہم اقلیتیں اس بات پہ خوش ہیں کہ ہمیں پہلی بار ایک ایسی CM ملی ہیں جو اقلیتوں کے بارے میں بڑی فکر مندی رکھتی ہیں اور اقلیتوں کی خدمت کا بڑا جذبہ رکھتی ہیں۔ میں نے بجٹ کو پڑھا میری ذمہ داری ہے کہ میں یہاں اپنی کمیونٹی کی بات کروں تو میں وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے درخواست کروں گا کہ وہ میری تجاویز پر غور کریں۔

جناب سپیکر! چیف منسٹر صاحبہ نے ستھرا پنجاب پروگرام دیا جو کہ خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور اس میں جو اہم کردار ہے وہ میری قوم کے لوگوں کا ہے، سینٹری ورکر کا اہم کردار ہے اور وہ پسا ہوا طبقہ ہے، وہ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کر رہا ہے وہ 10،10 اور 15،15 سال سے ڈیلی ویجز اور ورک چارج پر خدمت کر رہے ہیں میری درخواست وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے ہے کہ ان کو فی الفور مستقل کیا جائے تا کہ جو ستھرا پنجاب پروگرام ہے یہ ہمیشہ کامیابی کے ساتھ جاری رہے۔

جناب سپیکر! صرف ایک تجویز اور دینا چاہوں گا کہ آئے روز ہم دیکھتے ہیں، ہمیں سننے کو ملتا ہے کہ وہ لوگ جو پیٹ کی خاطر اور اپنے بچوں کے روزگار کی خاطر اس ملک کی صفائی ستھرائی کی خاطر اپنی جانوں کی پرواکئے بغیر گٹروں میں اُترتے ہیں اور آئے روز وہ اپنی جانوں کی بازی ہار جاتے ہیں میری درخواست وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ واسا کے تمام ملازمین کو life safety kits دی جائیں ان کے بغیر انہیں گٹروں میں اترنے کی اجازت نہ ہو اور واسا کے جتنے ملازمین ہیں ان کی زندگی کی بیمہ پالیسی کو یقینی بنایا جائے۔ میں اپنے پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے ایک دکھ بھری بات جو اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

جناب فیلبس کرسٹوفر: جناب سپیکر! میں یہاں وہ بھی ضرور کرنا چاہوں گا کہ کل کی بات ہے کہ ہماری جماعت کا ایک بہت اچھاور کر جو چیف منسٹر صاحبہ کے حلقے یوحنا آباد پی پی-159 سے تھا خدا کی مرضی سے وہ قضائے الہیٰ سے وفات پا گیا تو جب میں اس کے گھر ہمدردی کے لئے گیا تو وہ بے چارہ بہت غریب آدمی تھا نہ اس کے پاس اپنی چھت اور نہ ہی اپنا گھر تھا۔ اس کے چار معصوم بچے ہیں تو اس غم کی حالت میں مجھے خیال آیا کہ ہم نے اتنی اتنی

policies بنائی ہیں تو کوئی ایسا منصوبہ بھی ہونا چاہئے جس سے اس طرح کے لوگ جن کے ساتھ اس طرح کے معاملات بن جانے کی وجہ سے ایسے خاندانوں پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے تو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

جناب فیلبس کرسٹوفر: جناب سپیکر! ان کے لئے بھی کوئی special package بنایا جائے تاکہ وہ اپنی دو وقت کی روٹی کما اور کھا سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اجلاس کا وقت تین بجے تک کا تھا لیکن ابھی کچھ معزز اراکین نے بات کرنی ہے لہٰذا اجلاس کا وقت 10 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، اب محترم شیخ امتیاز صاحب اپنی بات کریں۔

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! ہم صبح 10 بجے سے آئے ہوئے ہیں۔ آپ کو اور مجھے بھی پتا ہے کہ یہ بجٹ اس اسمبلی نے تیار نہیں کیا۔ میرے ایک دوست نے کہا کہ یہ کتابوں کا وزن تین کلو گرام ہے لیکن میرے knowledge کے مطابق ان کا وزن 9 کلو گرام ہے تو نہ بجٹ بنانے والے یہاں پر دکھائی دے رہے ہیں، نہ ہی بجٹ پڑھانے والے یہاں دکھائی دے رہے ہیں اور نہ ہی کابینہ یہاں پر نظر آ رہی ہے تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ میرا چیئرمین جو حقیقی آزادی کی بات کرتا ہے انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب یہ اسمبلی خود بجٹ بنائے گی اور عوام کے لئے بنائے گی نہ کہ بیوروکریسی کے لئے بنائے گی۔ میں ایک چیز بجٹ میں پڑھ کر بہت حیران ہوا کہ ایک ارب روپے Wi-Fi کے لئے رکھے گئے ہیں۔ وہ حکومت جو انٹرنیٹ بند کرنے میں مشہور ہے اس نے Wi-Fi کے لئے ایک ارب روپے رکھ دیئے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر فنانس منسٹر صاحب میری بات پر توجہ دیں تو ایک ارب روپے کو یہ پچاس، پچاس کروڑ روپے دو حصوں میں تقسیم کر دیں۔ 50 کروڑ روپے Wi-Fi کے لئے اور 50 کروڑ روپے VPN کے لئے رکھ دیں کیونکہ آپ خود تو VPN لگا کر استعمال کر لیں گے لیکن بے چارے نوجوان VPN مہنگا ہونے کی وجہ سے آپ کی یہ facility use نہیں کر سکیں گے۔ جب ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن تقریر کر رہے تھے تو میں دیکھ رہا تھا کہ کیمرے کو اس طرح سے set کیا جا رہا تھا کہ کہیں کیمرے میں عمران خان کی تصویر نہ آ جائے۔

میرا ایک بھائی تصویر لے کر کبھی اِدھر سے اُدھر جارہا تھا تو کیا اس طرح عمران خان کی تصویر ہٹانے سے 7 کروڑ نوجوانوں کے دلوں پر جو تصویر چھپ چکی ہے یہ اس کو مٹالیں گے؟ آپ نے دیکھا ہے کہ ہمیں دو تہائی اکثریت قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی میں ملی ہے۔ خواتین، مزدور اور جو لوگ پناہ گاہوں میں سوتے تھے اور جو ہیلتھ کارڈ سے علاج کرواتے تھے ان کے دلوں پر عمران خان کی تصویر چھپ چکی ہے تو آپ کچھ بھی کر لیں آپ ان شاءاللہ تعالیٰ عمران خان کی تصویر نہیں ہٹا سکیں گے۔ میں نے سپیکر صاحب کو Order in the House کے الفاظ زیادہ تر اپوزیشن ممبران کے لئے بولتے ہوئے سنا تھا لیکن اگر آپ اپنی آج کی کارروائی نکال کے دیکھیں گے تو آپ نے یہ الفاظ اپنے حکومتی اراکین کے لئے 50 سے زائد مرتبہ استعمال کئے ہیں۔ آپ اِدھر Order in the House نہ کہا کریں بلکہ آپ صرف یہاں یہ کہہ دیا کریں کہ "چُپ کر ورنہ تیری گنتی کروادیاں گاں" پھر دیکھیں کیسی خاموشی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہوں گا کیونکہ آپ بات کرنے کے لئے پانچ منٹ کا وقت دیتے ہیں تو پانچ منٹ کا وقت تو کچھ بھی نہیں ہے۔ 165۔ارب روپے آپ نے پولیس کے لئے رکھے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ کیا پولیس کو پیسے دینے چاہئیں یا ان سے ٹھیکہ لینا چاہئے؟ آپ اگر پچھلے 18 یا 19 ماہ میں دیکھیں کہ کیا ہوا ہے تو کیا پھر بھی میرا یا اس ایوان کا دل ان کو بجٹ دینے کے لئے کرے گا؟ پولیس نے ایک بچے کو 25 مئی 2021 کو سب کے سامنے راوی کے پُل سے نیچے گرایا تو کیا آپ کا دل کرتا ہے کہ اس گرانٹ کو منظور کیا جائے؟ آپ دیکھیں کہ مال روڈ پر پُرامن جلوس میں جاتے ہوئے گاڑیوں کے شیشے توڑ رہے ہیں کیا اس ایوان کا دل کرے گا کہ پُرامن احتجاج کرنے والے شہریوں کی گاڑیوں کے شیشے توڑنے والے لوگوں کو کوئی گرانٹ دی جائے؟ ہمارا ایک کارکن ظلِّ شاہ جو special child اور معصوم بچہ تھا اس کا ان لوگوں نے قتل کر دیا۔ کیا اس ایوان کا دل چاہے گا؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ان کو پوچھیں کہ اس کا قتل کس نے کیا ہے؟

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آپ ان کو چُپ کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! No cross talk امتیاز صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آپ ان کو چُپ کروائیں ورنہ پھر آپ نے کہنا ہے کہ آپ کے پانچ منٹ پورے ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ please ان کو بات کرنے دیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! یہ سب کو پتا ہے کہ ظلِ شاہ کو شہید کیا گیا۔ میں روزانہ وڈیو دیکھتا ہوں کہ خواتین آٹے کی لائنوں میں لگی ہوئی ہیں اور پولیس وحشیوں کی طرح ان کو مار رہی ہے تو کیا ہمارا دل کرے گا کہ ہم ان کو کوئی گرانٹ دیں؟ میں 10 مارچ کی بات کروں گا کہ 10 مارچ والے دن پُرامن ریلیاں نکالی گئیں اور 6۔ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور چیف منسٹر صاحبہ نے یہاں ایوان میں آکر good gesture show کیا لیکن کاش یہ واقعی ہی good gesture ہوتا نہ کہ منافقت ہوتی، اس سے اگلے اتوار جب ریلیاں نکالی گئیں تو ان پر تشدد کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ اپنی speech windup کریں۔ آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! ہمارے اوپر 6۔ایف آئی آرز درج ہوئیں اور ہمارے ایم پی ایز سے پستول برآمد کیا گیا۔ ان پر گاڑیاں توڑنے اور جلانے کے ساتھ ساتھ وردیاں پھاڑنے کا الزام لگایا گیا۔ لاہور کے چپے چپے پر کیمرے لگے ہوئے ہیں تو یہ اس کیمرے کی footage لاکر اس ایوان کو دیں جس میں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ۔ جی، اب جناب سجاد وڑائچ اپنی بات کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! مجھے 5 منٹ پورے تو کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ دیکھیں کہ آپ 7 منٹ لے چکے ہیں اگر آپ ارد گرد کی باتیں نہ کریں تو 5 منٹ بہت زیادہ ہیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ اور دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ کے پاس صرف 30 سیکنڈ کا مزید وقت ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! خواتین کے دوپٹے اتارے گئے، گھروں میں بغیر وارنٹ کے گھسے، آپ نے اگر پولیس ڈیپارٹمنٹ کو بجٹ دینا ہے تو ضرور دیں لیکن ان کو پابند کر دیں کیونکہ اگر انہوں نے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا تو یہ کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آج طیبہ راجہ اِدھر ہے تو کل اُدھر کوئی اور ہو گی لہٰذا ان کو پابند کیا جائے کہ یہ چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال نہ کریں۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، جناب سجاد وڑائچ!

جناب سجاد احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین o جناب سپیکر! آج بجٹ اجلاس ہے اور میری باری آخر میں ہی آنی تھی مجھے اس بات کا علم تھا کیونکہ میرا جس حلقہ سے تعلق ہے وہ بالکل آخری ٹیل پر ہے جہاں سے آگے سندھ شروع ہو جاتا ہے اور پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی main reason یہ ہے کہ میرے سے پہلے جو شخص اس seat پر بیٹھتا تھا جو میرے شہر کی نمائندگی کرنے آتا تھا وہ 20 سے 22 سال تک یہاں آتا رہا لیکن ایک مرتبہ بھی اس نے اپنے شہر کی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر! بجٹ اجلاس چل رہا ہے، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن ہمارے بڑے خوبصورت وزیر خزانہ ہیں لیکن انہوں نے جو بجٹ دیا ہے وہ تو تباہ عوام والا ہے۔ آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے آپ کو پتا ہے کہ پچھلے دور میں ڈویلپمنٹ سے ہمیں 33 فی صد حصہ ملنا شروع ہوا تھا، اسی طرح نوکریوں پر بھی بات ہوئی۔ میرے صادق آباد میں پڑھنے والے بچے لاہور میں پڑھنے والے بچوں کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آپ جہلم میں چلے جائیں تو وہاں فوج میں جانے کا trend ہے، سرگودھا یا منڈی بہاؤالدین میں چلے جائیں تو وہاں کے بچے CSS کرنا چاہیں گے لیکن میرے اور آپ کے علاقے کے بچے مسافر خانے میں تگاری اٹھا رہے ہیں، آج تک وہی مٹی کا ٹھیکہ لے رہے ہیں اور اسی کام میں لگے ہوئے ہیں چونکہ وہاں پر نہ ہمیں معیاری تعلیم دی گئی ہے اور نہ ہی ہمارے نمائندوں نے یہاں آ کر بات کی ہے۔ اگر ہم جنوبی پنجاب سے آ ہی گئے ہیں تو آپ ہمیں برداشت کیا کریں۔ اگر ہم تعلیم کا کوئی بہترین mechanism بنا لیں تو ہو سکتا ہے کہ ہمارے بچے بھی ادھر آ جائیں اور ان کے ساتھ competition کرنا شروع کر دیں لیکن اگر یہ نہیں ہو سکتا تو ہم تو بڑے عرصے سے

ایک بات کر رہے ہیں کہ ہمارے لئے جنوبی پنجاب علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے جہاں ہمارے rights ہوں جہاں ہمارے بچوں کو حصہ ملے اور باقی سب کچھ بھی ملے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہمیں تخت پنجاب سے نکال دیا جائے تو ہمیں اس بات کی خوشی ہوگی، وہ اس لئے کہ ہم ان کا competition کر ہی نہیں سکتے، آپ روڈ سیکٹر دیکھ لیں تو ساری روڈز یہاں بن رہی ہیں۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ میرے شہر سے بیس سال تک ایک ہی نمائندہ یہاں بیٹھا رہا بلکہ جب سے ایم این اے اور ایم پی اے بننا شروع ہوئے ہیں تو میرے شہر سے صرف اور صرف مسلم لیگ ہی جیتی ہے یہ پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ میں پی ٹی آئی کا امیدوار جیت کر آیا ہوں۔ مسلم لیگ کے نمائندے ہی یہاں رہے ہیں لیکن آپ وہاں جا کر دیکھیں کہ جیسے غزہ کو بمباری کر کے ختم کیا گیا ہے اسی طرح میرے شہر کے روڈز اور باقی انفراسٹرکچر تباہ ہوا پڑا ہے۔ بجٹ میں صرف ایک روڈ رکھی گئی جس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ابھی وزیر خزانہ کے پاس گیا اور پوچھا کہ ہماری جو سڑک 1 ارب 15 کروڑ روپے کی رکھی گئی ہے اس میں allocation کتنی ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس سڑک کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ ایک ارب پندرہ کروڑ روپے کی سڑک ہے لیکن اس کے لئے ایک کروڑ روپیہ دے کر اسے ongoing سکیم بنا دیا گیا ہے پتا نہیں یہ سڑک کب اور کیسے بنے گی۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے شہر کا سارا سیوریج سسٹم ختم ہے اس کی کوئی حالت نہیں ہے آپ یہ note کریں اور وہاں سیوریج کا comprehensive سسٹم بنائیں۔ ہمارے THQ ہسپتال میں کارڈیالوجی وارڈ تیار ہے، اس میں کچھ مشینری بھی آچکی ہے لیکن باقی مشینری مہیا کر کے اسے operational کیا جائے اس کا آپ کو ثواب ہو گا۔ آپ نے یہاں تو کینسر ہسپتال شروع کئے ہیں لیکن آپ ہمارے THQ ہسپتال کے دل وارڈ کو ہی operational کروا دیں۔

جناب سپیکر! میرے شہر میں پینے کا پانی انتہائی خراب ہے اس کے لئے اگر ہمیں فلٹریشن پلانٹ دے دیئے جائیں تو یہ وزیر خزانہ کی بہت بڑی نوازش ہوگی۔ میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ ہماری واٹر سپلائی سکیم بہت عرصے سے بند پڑی ہے اسے بھی چالو کروا دیں۔ ہم tail پر ہیں تو ہمیں بجلی بھی tail پر ملتی ہے صرف اور صرف ڈاکو ہیں جو سندھ سے آتے ہیں اور ہمیں چراگاہ سمجھتے ہوئے لوٹ کر اور اغوا کر کے چلے جاتے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ واٹر سپلائی کے لئے

جو ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں ان کے لئے بجلی نہیں جاتی ہے اس لئے اگر انہیں سولر پر convert کر دیا جائے تو بہت اچھا ہو گا بلکہ میری گزارش ہو گی کہ جس طرح آپ نے کہا کہ پورے پنجاب کے باسیوں کو آپ نے بجلی کے تین سو یونٹس فری دینے ہیں اگر آپ اس واٹر سپلائی، ہسپتال اور سکولز کو سولر پر shift کر دیں تو پنجاب کا بہت بڑا بوجھ کم ہو جائے گا اور آپ کو بھی اس کا فائدہ ہو گا اور earning بھی بڑھ جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! صرف ایک دو باتیں اور ہیں۔ میرے خیال میں آج کے اجلاس کی آخری تقریر ہے لہٰذا آپ سن لیں۔ جو نگہبان پروگرام شروع کیا گیا ہے، میرے بھائی پٹواریوں سے بعض نہیں آتے اور جب ہم کہتے ہیں تو پھر یہ رونے لگ جاتے ہیں۔ اس کی صورت حال یہ ہے کہ وہ سارا پٹواری لے کر جا رہے ہیں، اس کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے تقریباً 40 ارب روپے مختص کئے لیکن اس میں اتنا زیادہ کمیشن چل رہا ہے۔ یہ دراصل بیوروکریسی کو نوازا جا رہا ہے اس بیوروکریسی کو نواز جا رہا ہے جس نے ان کو فارم 47 بنا کر دیئے۔ پورے پنجاب میں ڈی سی اوز اور باقی افسران کو نوازا جا رہا ہے اس لئے اس نگہبان پروگرام سے ہماری عوام کو بالکل کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! آخری تیس سیکنڈ ہیں اپنی بات مکمل کریں۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! میں آخری دو تین منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آخری تیس سیکنڈ۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! اگر اس بجٹ میں پناہ گاہوں اور صحت کارڈ کو حصہ ملتا تو بڑی خوشی والی بات ہوتی۔ میں اس سلسلے میں دو بہت ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں کہ میرے شہر میں سڑکیں ہیں ہی نہیں وہاں پر ریسکیو 1122 کے بڑے ہی محنتی بچے ہیں، ان کا بڑا اچھا انفراسٹرکچر ہے، آپ ہیلی کاپٹر لاہور اور موٹروے پر چلائیے گا لیکن ہمیں صرف موٹر سائیکل ہی دے دیں۔ وزیر خزانہ! پلیز یہ لکھ لیں کہ ہمیں وہاں پر 1122 کو موٹر سائیکل مل جائیں تو وہ بھی ہمارے لئے غنیمت ہو گی اور ہم ان موٹر سائیکلوں پر ہی خوش ہوں گے چونکہ ہمیں ان کی بڑی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! بہت شکریہ

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! میری آخری بات کہ جو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے دس لاکھ ایکڑ رقبہ دیا جارہا ہے اس کے لئے اگر اریگیشن سسٹم نہ بنایا گیا تو آپ کا ضلع بہاولپور متاثر ہو گا اور میری تحصیل بالکل بنجر ہو جاتی ہے اور اس کا ہمیں آج سے ہی پتا ہے کہ انہوں نے ہمارا پانی کاٹ لینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ صاحب! آپ کے سارے پوائنٹس آ گئے ہیں۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! انہوں نے اگر زمین دینی ہے تو پانی کا بھی کوئی بندوبست کریں لیکن ہمارے حصے کا پانی نہیں جانا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے Now, the House is adjourned to meet on Friday 22nd March 2024 at 9.00 am.